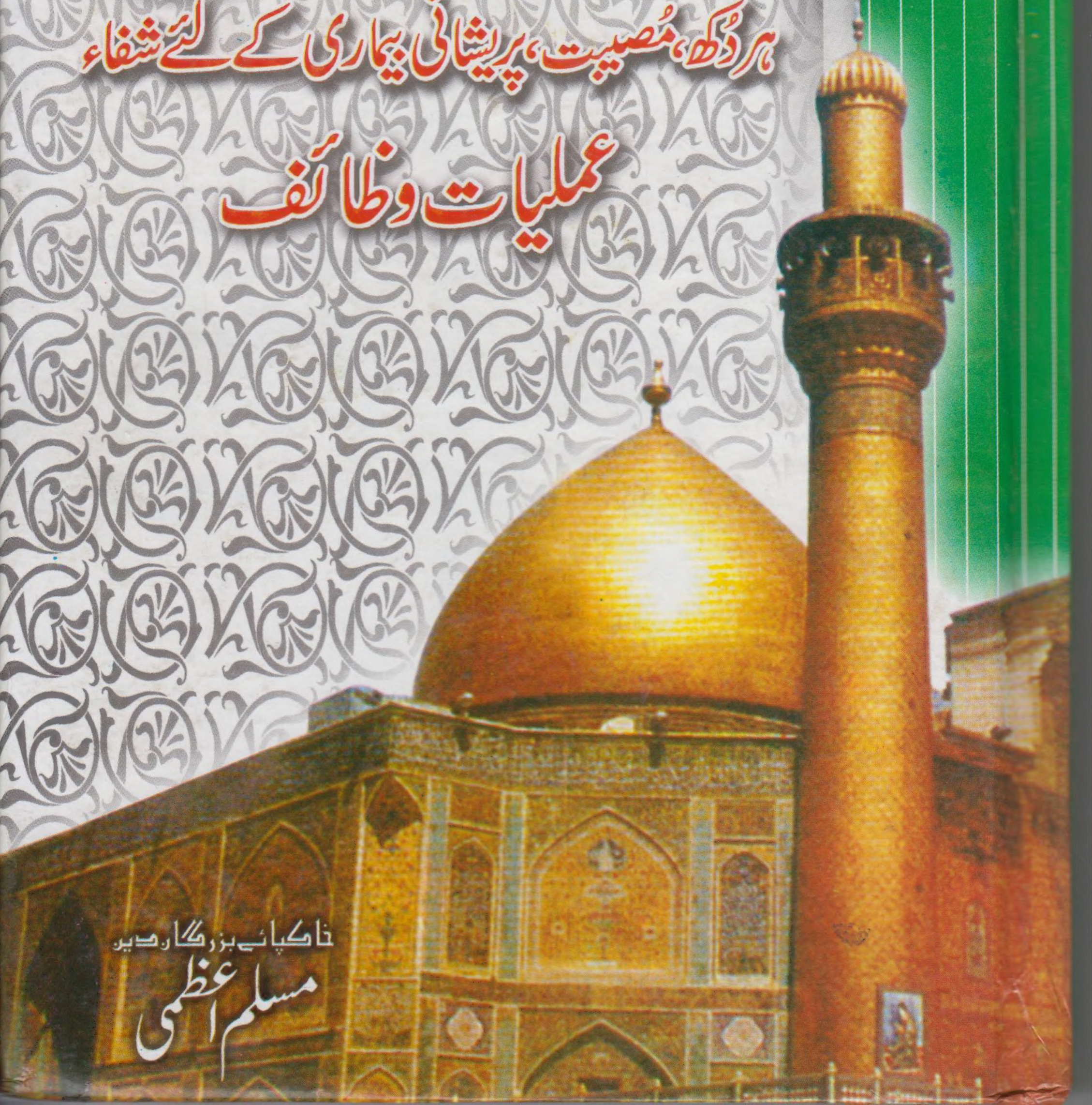
دعا غیبی تحفہ اللہ جل جلالہ

نادِ علی رضی اللہ عنہ

ہر دکھ، مصیبت، پریشانی بیماری کے لئے شفاء

عملیات وظائف



خاکپائے بزرگان دین

مسلم اعظمی

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ
اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ
اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِيُّ
اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ
اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِيْ
اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ
اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِيْ اَلْمُتَعَالُ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِيْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِيْ اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِيْ
اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ محمد محمد محمد محمد محمد

مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ قَاسِمٌ عَاقِبٌ فَاتِحٌ شَاهِدٌ حَاشِرٌ رَشِيْدٌ مَشْهُوْدٌ بَشِيْرٌ
نَذِيْرٌ دَاعٍ شَافٍ هَادٍ مَهْدِيٌّ مَاحٍ مُنْجٍ نَاهٍ رَسُوْلٌ نَبِيٌّ اُمِّيٌّ تِهَامِيٌّ
هَاشِمِيٌّ اَبْطَحِيٌّ عَزِيْزٌ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ طٰهٰ مُجْتَبٰى طٰسٓ مُرْتَضٰى حٰمٓ مُصْطَفٰى
يٰسٓ اَوْلٰى مُزَّمِّلٌ وَلِيٌّ مُدَّثِّرٌ مَتِيْنٌ مُصَدِّقٌ طَيِّبٌ نَاصِرٌ مَنْصُوْرٌ مِصْبَاحٌ اٰمِرٌ
حِجَازِيٌّ نِزَارِيٌّ قُرَشِيٌّ مُضَرِيٌّ نَبِيُّ التَّوْبَةِ حَافِظٌ كَامِلٌ صَادِقٌ اَمِيْنٌ عَبْدُ اللّٰهِ كَلِيْمُ اللّٰهِ حَبِيْبُ اللّٰهِ
نَجِيُّ اللّٰهِ صَفِيُّ اللّٰهِ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ حَسِيْبٌ مُجِيْبٌ شَكُوْرٌ مُقْتَصِدٌ رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ قَوِيٌّ حَفِيٌّ مَاْمُوْنٌ مَعْلُوْمٌ
حَقٌّ مُبِيْنٌ مُطِيْعٌ رَسُوْلُ الرَّاحَةِ اَوَّلٌ اٰخِرٌ ظَاهِرٌ بَاطِنٌ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ يَتِيْمٌ كَرِيْمٌ حَكِيْمٌ
خَاتَمُ الرُّسُلِ سَيِّدٌ سِرَاجٌ مُنِيْرٌ مُحَرَّمٌ مُكَرَّمٌ مُبَشِّرٌ مُذَكِّرٌ مُطَهَّرٌ قَرِيْبٌ جَلِيْلٌ مَدْعُوٌّ
جَوَادٌ خَاتَمٌ عَادِلٌ شَهِيْرٌ شَهِيْدٌ رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ. محمد محمد محمد محمد محمد محمد

دعائے غیبی، تحفہ باری تعالیٰ جل شانہ

ہر دکھ، مشکلات، پریشانی، بیماری کیلئے شفا

نادِ علیؑ



خاکپائے اہل بیت، بزرگان دین

مسلم اعظمی

لبیک پبلیکیشنز کراچی

نام کتاب .... نادِ علی
مؤلف .... مسلم اعظمی
کمپوزنگ .... آر ڈی کمپیوٹرز ناظم آباد
اشاعت دوم 2004ء
پرنٹر .... عماد پرنٹنگ پریس
تعداد .... 500 صرف
ناشر .... **لبیک پبلشرز**
Cell # 0300-2873123
ہدیہ .... پیپر بیک [redacted]
مجلد -/Rs.80
اسٹاکسٹ: **رشید نیوز ایجنسی**،
شاپ نمبر 30، اخبار مارکیٹ فریئر مارکیٹ۔ فون 7760895

فہرست

لفظ عاجزی

یا اللہ میں تیری عبادت کے لیے حاضر ہوں اللہ میری اس نماز میں دانستہ و غیر دانستہ غلطی سرزد ہو جائے آیتوں، آیتوں کے تلفظ میں رکوع، سجود، قیام میں ۔ اے میرے رحمٰن رحیم! میری غلطیوں کو درگذر فرما، معاف فرما۔ اللہ غیب سے میری مدد فرما۔ میں تیرے احکام و خوشنودی کے مطابق عبادت کرسکوں۔ اللہ تو ہی معبود ہے یہ عبادت تیرے لیے ہے صرف تیرے لیے ○

معذرت کے ساتھ یہ نہ تو احکام اللہ رب العزت ہے اور نہ حدیث بارکہ۔ لیکن ہم جس معاشرے میں زندگی کی بے ترتیب سانسیں لے رہے ہیں۔ وہاں ہم یقین سے اپنی تشفی خود بھی نہیں کر پاتے کہ ہم جو عبادت کر رہے ہیں۔ جو آیت مبارکہ پڑھ رہے ہیں جو رکوع و سجود و قیام کر رہے ہیں وہ عین احکام پروردگار کے مطابق ہے اور نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں یہ غلط ہے اس لئے بہتر ہے کہ مندرجہ بالا چند لفظ عاجزی ادا کرنے کے بعد نماز کی نیت کریں اللہ تبارک تعالیٰ رحمٰن ورحیم ہے وہ اس بندے کی ہر غلطی کو درگذر معاف فرما دیتا ہے جس کے قلب میں، وجود میں، لبوں پر عاجزی ہو۔ اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو عبادت کرنے، عاجزی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حقیر فقیر بندہ عاجز
مسلم اعظمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؁

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؁

دُعا

اے اللہ اپنے اس عاجز بندے کو ہمیشہ اپنی عاجزی میں رکھ
تو ہی معبود، تو ہی خالق، تو ہی رازق، تو ہی میرا محافظ ہے۔

یا اللہ! میرے ذہن کو کشادگی عطا فرما۔

یا اللہ! میری آنکھوں کو شرم و حیاء عطا فرما۔

یا اللہ! میرے قلب کو روشنی عطا فرما۔

یا اللہ! میری زبان کو تاثیر عطا فرما۔

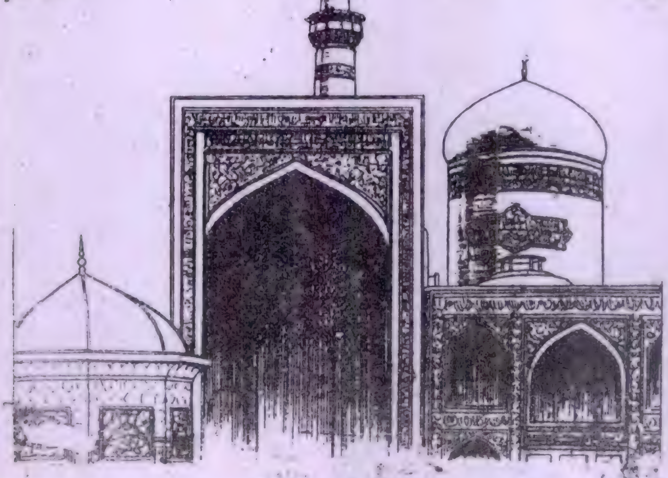
یا اللہ! میرے سجدے کو عاجزی عطا فرما۔

یا اللہ! اپنے اس عاجز بندے کی عاجزی قبول فرما۔

(آمین)

خاکپائی بزرگان صمدیہ
مسلم اعظمی





انتساب

"الف" کے نام

مسلم اعظمی

نورانی نقش



حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ شکل عین کو روز ایمان کامل و یقین کے ساتھ دیکھیں، یعنی اس کی زیارت کریں۔ اور بوقت زیارت آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہیں گے۔ لوگوں میں عزت حاصل ہوگی، رزق میں اضافہ ہوگا۔

یہ لفظِ عاجزی ہیں

یہ دست عاجزی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ تو ہی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ رحیم و کریم ہے۔

بے شک اللہ جل شانہ اپنے ہر بندے پر کرم فرماتے ہیں۔ جو بھی بندہ عاجزی سے اپنی حاجت بیان کرتا ہے لیکن دعا کی شرط ہے عاجزی۔ اگر آپ کے قلب میں، آپ کے ذہن میں، آپ کے وجود میں عاجزی ہے تو یقیناً آپ کی ہر دعا شرف قبولیت پائے گی۔ لیکن اس عاجزی میں یقین کی وہ بلندی بھی ہو جو عرش کو چھو سکے۔

یقین ایمان کی بنیاد ہے اگر بنیاد مضبوط ہو تو اس پر تعمیر ہونے والی عمارت بھی مضبوط ہوگی اور بنیاد ہی کمزور ہو تو آپ کیسے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اس پر کھڑی ہونے والی عمارت پائیدار ہوگی۔ وہ حضرات جو وسوسوں اور متزلزل یقین کے مدوجذر میں الجھے رہتے ہیں ان کا ہر عمل ناقص رہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ میرے پروردگار کی پسند اور نہ پسند بندوں پر خوش نودی کی ہے جو اللہ جل شانہ پر اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور یقین و اعتقاد کو طواف بنا لیتے ہیں۔ وہی اصل میں مومن ہوتے ہیں اور خالق عظیم اس سے راضی رہتا ہے۔ اللہ کی رضا ہی مومن کی معراج ہے۔ ان سے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر کیسے ہی گناہ سرزد ہو جائیں، احساس گناہ کے ہوتے ہیں وہ فوراً احساس ندامت، شرمندگی کے عاجزی سے سجدہ بسجود ہو کر توبہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر یہ توبہ مسلسل جاری رہتی ہے۔ استغفار کا ورد زبان پر ۔۔۔ بن جاتی ہے یہی بندگی ہے۔ وہ گناہ سے بچے، اگر کسی بھی سبب سے گناہ سرزد ہو جائے، ابلیس کی طاری کی ہوئی غفلت سے بیدار ہوتے ہی استغفار کرے اور خود کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور پیش کر دے۔ توبہ کرے اور آئندہ بھرپور کوشش کرے اپنے ذہن، اپنے قلب اور اپنے وجود کو ہر آلودگی سے پاک رکھے۔ پاکیزگی برقرار رکھے اور احکام خداوندی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو زندگی کا مقصد بنا لے۔

ہر مومن کے لیے توبہ کے دروازے کھلے ہیں جو چاہے اس دروازے سے داخل ہو، عاجزی سے سر جھکائے، توبہ کرے، خدا سے آئندہ کا عہد کرے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کارواں کا ہمسفر بن جائے اس کا ------ جو جنت کا رخت سفر ہے جس کی میرے پروردگار نے خوشخبری دی ہے۔

آیت مبارکہ

اللہ انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے یہ حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی فرماتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔ (سورہ النساء، آیات ۱۷)

دعا مومن کی وہ التجا ہوتی ہے جسے میرا پروردگار شرف قبولیت بخشتا ہے۔ ہر مومن کو دن میں کئی بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے۔ اس سے بندے کی اپنے مالک حقیقی سے بندگی کا اظہار بھی ہوتا ہے اور زندگی کی آرائش بھی۔

آیت مبارکہ

اور اے پیغمبر جب تم سے میرے بندے میرے مارے میں پوچھیں تو کہہ دو کہ میں تو تمہارے پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۶)

اور ایک مقام پر میرے پروردگار قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(لوگو) اپنے پروردگار سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورہ اعراف، آیات ۵۵)

نادعلیؑ دعا ہے ایک ایسی دعا جس کی تلاوت کرنے، اس دعا کے ذریعہ اپنی حاجت بیان کرنے والے پر پروردگار عالم خاص کرم فرماتے ہیں۔ جو اس دعا کے ذریعہ یقین و عاجزی کے ساتھ اپنی کوئی بھی مشکل، پریشانی، بیماری میں شفاء کے لیے رجوع ہوتا ہے، اس کی دعا نادعلیؑ کے وسیلے سے فوری قبول ہوتی ہے۔ میرے رب العزت نے اس دعا میں بے پناہ فضیلت رکھی ہے۔ ایمان والوں کے لیے، ...ن کا یقین صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔

آپ یقین کی کس منزل میں ہیں اور چاہت کے کس درجے میں یہ تو خود آپ ہی جان سکتے ہیں۔ آپ اپنے معبود پر جس قدر یقین رکھتے ہیں، اور عملی طور پر کس قدر محبت کرتے ہیں۔

ویسے تو ہر مسلمان اپنے معبود پر یقین رکھتا ہے اس سے محبت کرتا ہے، اور حق بندگی بھی ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ صرف بحث و مباحثہ سے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتے ہیں۔ عملی طور پر نہ نماز، نہ روزہ، نہ زکاۃ کسی بھی فرض کو ضروری نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کا ایمان بھی اور یقین بھی زبانی حاشیہ آرائی کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن رنگ و روشنی کی اس دنیا میں جہاں ابلیس کی عشوہ طرازیوں نے انسان کو اپنی پھیلائی ہوئی فسوں سے آلودہ کر رہا ہے اور یہ انسان اس کے مکر و فریب کے طلسم کی آلودگی کو ہی زندگی سمجھ بیٹھا ہے اور اپنی اس چھوٹی سی عمر کو کیسے کیسے عذاب میں مبتلا کر لیا ہے۔ وہ سامان تعیش و آشائس زندگی میں خود اپنے وجود کو، اپنی شخصیت، اپنے فرض کو، اپنے اس معبود کو بھی

بھول بیٹھا ہے جس نے اسے پیدا کیا اپنی انگنت نعمتوں سے نوازا۔

اپنے لیے دشمنی کی شکل میں، بیماریوں کی صورت میں، خوف و دہشت کی عنکبوت میں جکڑے اپنی زندگی کو بے بس اور لاچار معذور کی طرح گھسیٹ رہے ہیں۔

جو اپنے مالک سے نافرمانی کرتے ہیں ان کا ظاہری بے شک رنگ و روشنی میں غسل لے رہا ہو لیکن وجود کے اندر تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔

اس ابلیسی سحر سے اہل ایمان بھی محفوظ نہیں رہے۔ ایمان و یقین کی کمزوری کے سبب اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ اور خود کو پریشانیوں، دکھوں میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ وہ توبہ کریں، استغفار کو ورد بنائیں اور اپنے لیے دعا کریں۔ درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد رکھیں۔ جو بھی درود شریف آپ کو آتی ہو، ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص ہو، اکثر حضرات یہ بہانہ تراش لیتے ہیں، کسی غلط آگاہی کے سبب یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہم نے اس لیے درود شریف کا ورد نہیں رکھا کہ ہمیں فلاں درود شریف نہیں آتی یا ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ کونسی پڑھنی چاہئے۔

قلب میں سچائی اور لہجے میں عاجزی ہو، آپ جس طرح اپنی محبت کا اظہار، عقیدت کا اظہار کریں وہی میرے پروردگار کی کریمی کا سبب باعث قبولیت ہے۔

ہم نے چند درود شریف اس کتاب رحمت کے نزول کے طور پر آرائش کردی ہیں۔ آپ یاد کر سکتے ہیں۔ یہ درود شریف آپ کے ہر غم، ہر دکھ کے لیے راحت وسکون کا سرچشمہ ہیں۔ اس مسافر کی طرح جو تپتے ہوئے صحرا میں بھٹک گیا ہو اور دھوپ کی تمازت وجود کو بے طرح جھلسا رہی ہو۔ حلق میں شدت پیاس سے سوئیاں پیوست ہوئی جارہی ہوں۔ ایسے میں کوئی چشمہ اللہ جل شانہ کی کریمی کے سبب کئی دنوں کی مسافت کے بعد اچانک نمودار ہو جائے اس مسافر کے لیے اس ٹھنڈے پانی کے چشمہ کی کیا اہمیت ہوگی؟ یہ تو آپ خود بھی بہتر طور پر جان سکتے ہیں۔

ویسے تو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ہی کافی ہے۔ اس نام مبارک کی فضیلت کی انتہا یہ ہے کہ میرے رب العزت اللہ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور پھر یہ نام مبارک کائنات میں رحمت کا نزول رہا۔ اور تا قیامت یہ رحمت کا نزول جاری رہے گا۔ ہم رحمت کی تجلیات سے صفحات منور کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں دعائے غیبی (نادعلیؓ) کی فضیلت سے آگاہی دینے سے پہلے ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے اپنے قلبوں کو منور کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ آپ یقیناً دعائے غیبی (نادعلیؓ) بحر رحمت سے سیراب ہونے کے لیے بے قرار ہوں گے۔ تو آیئے پہلے ہم حضرت علیؓ شیر خدا مولائے کائنات کی حیات مبارکہ سے اپنے وجود میں ایمان کی خوشبو بکھیر لیں اور پھر تحفہ باری تعالیٰ جل

شانہٗ سے فیض حاصل کریں۔ اس کتاب میں ہماری کوتاہی کے سبب غیر دانستہ طور پر کہیں غلطی سرزد ہو گئی ہو تو آگاہ کیجئے گا۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہم اپنی کوتاہی کو تحقیق کر کے درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

والسلام

مسلم اعظمی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَرَنَ الْمَلَاحَةَ طِيْنَهٗ   وَالْحُسْنُ صَارَ قَرِيْنَهٗ

ملاحت آنحضرتؐ کی سرشت میں ملی ہوئی تھی   اور حسن و خوبی سرورِ کائنات میں پیوستہ ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

صَادَ الْقُلُوْبَ جَمَالُهٗ   شَاعَ الْاٰفَاقَ جَلَالُهٗ

ان کے حسن و جمال نے سب کے دلوں کو شکار کر لیا ہے   تمام عالم میں ان کی بزرگی مشہور ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

وَالْبَدْرُ يَقْصُرُ نُوْرَهٗ   اِذْ مَا اسْتَبَانَ ظُهُوْرُهٗ

جس وقت آنحضرتؐ کا نور جلوہ ظہور فرماتا تھا   [illegible] اپنے نور میں کمی کرتا ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

مَرْبُوعٌ قَدْ كَانَهٗ　　وَاللّٰهُ اَعْظَمُ شَانَهٗ

جسم اقدس سرورِ کائنات کا میانہ تھا　　اور اللہ جل شانہٗ نے ان کا مرتبہ نہایت بلند کر دیا تھا

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

لٰکِنْ یُّطَاوِلُ جَارَهٗ　　وَهُوَ الْمُفِیْضُ بِحَارَهٗ

لیکن آنحضرتؐ اپنے پاس والے سے دراز قد معلوم ہوتے تھے　　اور آنجنابؐ دریائے سخاوت کے بہانے والے تھے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اِذْ مَا یُمَاشِیْهِ اَحَدْ　　قَدْ كَانَ یُعْلِیْهِ الصَّمَدْ

جس وقت آنحضرتؐ کے ہمراہ ہو کر کوئی چلتا تھا　　یقیناً اللہ بے نیاز آنجنابؐ کے قد کو اس سے بلند کر دیتا

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

وَالْعَظْمُ كَانَ لِهَامَتِهْ　　وَالْحُسْنُ كَانَ لِقَامَتِهْ

اور عظمت و بزرگی کے آثار ان کے چہرے سے نمایاں تھے　　اور حسن و خوبی ان کے قامتِ زیبا پر ختم تھی

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

كَاللَّیْلِ سُوْدٌ شَعْرُهٗ　　فَاضَ الْعَجَائِبَ بَحْرُهٗ

موئے مبارک ان کے شب تاریک کے مانند سیاہ تھے　　ان کی دریا دلی نے عجیب و غریب امور کا اضافہ فرمایا تھا

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

شَعْرُ الْحَبِيْبِ تَكَثَّرَ   رَجِلًا مَّلِيْحًا فِي الْوَرٰى

موئے مبارک محبوب خدا کے کثرت سے تھے   خمدار اور ملیح تمام مخلوق سے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

شَعْرٌ مَّشِيْطٌ لَا قَطَطٌ   سُوْدٌ وَّدُوْدٌ لَا سَبِطٌ

موئے مبارک آنحضرتؐ کے شانہ کیے ہوئے تھے نہ پیچیدہ   موئے مبارک سیاہ اور محبوب نہ گھونگر والے تھے نہ لانبے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

إِذْمَا يُوَفِّرُ جُمَّتَهٗ   لَيْسَتْ تُجَاوِزُ شَحْمَتَهٗ

جس وقت فزوں بال سر گوش تک آنحضرتؐ اپنے موئے مبارک لمبی ہون کو   تو وہ نرمۂ گوش مبارک سے تجاوز نہیں کرتے تھے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ كَانَ أَزْهَرَ لَوْنُهٗ   وَهُوَ الْمُبَارَكُ كَوْنُهٗ

بیشک رنگ مبارک آنحضرتؐ کا روشن تھا   اور وجود باجود آپؐ کا تمام خیر و برکت تھا

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عَظُمَتْ رُءُوْسُ عِظَامِهٖ   كَبُرَتْ وُجُوْهُ مَرَامِهٖ

بزرگ تھے سرہائے استخوان مبارک آنحضرتؐ کے   چہرہائے مبارک آنحضرتؐ کے عظمت والے تھے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

كَالْخَطِّ تَجْرِيْ شَعْرُهٗ   أَعْلٰى حُدُوْدِ نَحْرِهٖ

خط مستقیم کے مانند موئے مبارک سرور کائنات کے رواں تھے   فوقانی جانب ان کے حدود کی پیش سینہ مبارک آنحضورؐ کے تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَلْمَنْکَبَانِ وَصَدْرُہٗ عُرِضَتْ وَرُفِعَتْ قَدْرُہٗ

دونوں دوش اور صدر مبارک آنحضرتؐ کے وسیع تھے اور ہر ایک کی قدر و منزلت اللہ سبحانہ کے نزدیک بلند تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

بِالشَّعْرِ زُیِّنَ صَدْرُہٗ لَا کُلُّہٗ بَلْ صَدْرُہٗ

موئے مبارک کی وجہ سے صدر مبارک مزین تھا کل نہیں بلکہ وہ بالائی حصہ صدر مبارک کا

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَیْضًا ذِرَاعَاہُ بِہٖ وَالْمَنْکَبَانِ بِسِرِّہٖ

نیز دونوں بازو آنحضرتؐ کے موئے مبارک کی وجہ سے مزین تھے اور ہر دو گوش نبوی اسکے مبارک سے نہایت معلّی و مزین تھے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عَیْنَاہُ صَادَ قُلُوْبَنَا اَلْلَحْظُ صَارَ طَلُوْبَنَا

آپ کی دونوں آنکھوں نے ہمارے دلوں کا شکار کر لیا ہمارا مقصد صرف آپ کا گوشۂ چشم سے دیکھنا ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

کَمُلَ السَّوَادُ سَوَادُھَا لِلْحَاسِدِیْنَ حِسَادُھَا

سیاہی آنکھوں کی پتلیوں کی نہایت کمال دلفریب تھی حاسدوں کے لیے ان کا حسد کرنا کامل ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَلعَيْنُ عَيْنٌ فِي النَّظَرْ   بَلْ كَانَ عَيْنًا ذَا الْقَدَرْ

چشم مبارک دیکھنے میں چشمہ معلوم ہوتی تھی   بلکہ وہ چشم عین مرتبہ والی شے تھی

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عَيْنٌ مُّضِيٌّ مُّرْتَفِعُ   عَيْنٌ مَّلِيٌّ مُّشْفِعُ

چشم مبارک آنحضرتؐ کی مرتفع یعنی وسیع اور گزرنے والی تھی   چشم مبارک حسن وجمال سے پُر اور باکیدگر یکساں تھی

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَلْعَيْنُ تَنْفَعُ فِي الثَّمَرْ   عَيْنَاهُ يُحْيِي ذَا النَّظَرْ

چشمۂ آب زمین میں نافع ہے   لیکن چشمان مبارک نے مخلوق کو خوبی عطا فرمائی ہے

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

أَيْضًا بَيَاضُهُ قَدْ كَمُلْ   وَالْحُسْنُ فِيهِ مُشْتَمِلْ

سفیدی ان کی بھی بے شک مرتبہ کمال کی تھی   اور حسن اس میں ملا ہوا تھا

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ شَاعَ فِيهَا حُمْرَةٌ   لِلنَّاظِرِينَ مَسَرَّةٌ

یقیناً اس سفیدی میں گلابی پن منتشر تھا   جو ناظرین کے لیے مسرت بخش تھا

صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

لِلْجُودِ وَسَّعَ كَفَّهُ   عَنْ كُلِّ بُخْلٍ كَفَّهُ

بخشش کے لیے کف دست آنحضرتؐ کا کشادہ تھا   ہر بخل سے اس کو آپ نے پاک رکھا تھا

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدَمَاهُ اَيۡضًا وُسِّعَا   فِي الۡعَرۡشِ لَيۡلًا رُفِّعَا

ہر دو قدم آنحضرتؐ کے فراخی دیئے ہوگئے تھے   عرش پر شب قدر میں بلند کیے گئے تھے

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

مِنۡ تَحۡتِ كَانَتۡ رِفۡعَةٌ   وَلِعَيۡنِ ذَاتِهٖ رِفۡعَةٌ

آپ کے قدموں کے نیچے بزرگی کا حصول تھا   اور نفس ذات میں آنحضرت سراپا بزرگی تھے

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اِنۡ كَانَ يَمۡشِيۡ يَبۡتَدِرۡ   فَكَاَنَّ صَبَبًا يَّنۡحَدِرۡ

آنحضرت اگر مسافت قطع فرماتے تو شتابی کے ساتھ چلتے   گویا کہ نشیب میں آپ اترتے ہیں

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدۡ كَانَ اَبۡيَضَ مُشۡرَبًا   وَلِعَاشِقِيۡهِ مُطۡرِبًا

اس میں شک نہیں کہ آنحضرتؐ سرخ و سفید تھے   اور اپنے عشاق کے واسطے مسرت بخش تھے

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

بِالۡوُسۡعِ كَانَ جَبِيۡنُهٗ   فِي الۡعِشۡقِ كَانَ جَنِيۡنُهٗ

پیشانی مبارک آنحضرتؐ کی فراخ تھی   اور قلب مبارک عشق خدا میں مستغرق تھا

صَلّٰى عَلَيۡهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

كَالْقَوْسِ كَانَ حَوَاجِبُهٗ   قَدْ كَانَ يَفْرَحُ حَاطِبُهٗ

ابروہائے مبارک کمان کی طرح کجی و درازی میں تھیں   کلام کرنے والا آپ سے گفتگو میں خوش ہو جاتا تھا

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

كَانَتْ سَوَابِغُ تَنْفَصِلُ   لَيْسَتْ تُقَارِنُ تَتَّصِلُ

ہر دو ابرو تمام ایک دوسرے سے جدا تھیں   وہ دونوں ایک دوسرے سے مل جل نہ تھیں

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عِرْقٌ تَبَارَكَ شَانُهٗ   فِي الْبَيْنِ كَانَ مَكَانُهٗ

ایک رگ جس کا مرتبہ اللہ سبحانہ کے نزدیک بزرگ ہے   دونوں ابروؤں کے درمیان ان کی جگہ تھی

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

كَانَتْ تَدِرُّ بِغَيْظِهٖ   لَا فِيْ مَلَاحَةِ فَيْضِهٖ

وہ رگ حالت غیظ میں جنبش میں آتی   نہ حالت فیض ملیح میں آنحضرت کے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

وَالْاَنْفُ حَسُنَتْ ذَاتُهَا   اَقْنٰى اَشَمُّ صِفَاتُهَا

اور بینی مبارک نفس ذات میں حسن و خوبی تھی   دراز و باریک بلند و ہموار اس کے صفات تھے

صَلّٰى عَلَيْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عِرْنِيْنُهَا قَدِ ارْتَفَعْ   وَالسَّمْعُ مِثْلُهٗ مَا سُمِعْ

بینی مبارک کی دیواریں بلند تھیں   اور گوش مبارک کے مانند کوئی گوش سنا نہیں گیا

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

یَعْلُوْہُ نُوْرٌ بِالْیَقِیْنِ لَسَبٰی قُلُوْبَ الْعَاشِقِیْن

یقیناً اس جبینِ مبارک سے نور بلند ہوتا تھا البتہ وہ جبین عاشقوں کے دلوں کو گرفتار کرتی تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ فَاقَ لِحْیَتُہُ اللُّحٰی اَلْوَانُھَا نُوْرُ الدُّجٰی

یقیناً داڑھی مبارک آنحضرتؐ کی تمام داڑھیوں پر فوقیت رکھتی تھی رنگ اس کا نورِ دجٰی تھا

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

کَثُّ الْمَحَاسِنِ نِعْمَۃٌ وَلِکُلِّ نَفْسٍ رَحْمَۃٌ

انبوہی ریشِ مبارک کی نعمتِ عظیم ہے اور ریش مبارک ہر شخص کے حق میں رحمت ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ کَانَ خَدَّاہُ السَّھْلُ وَالنُّوْرُ بِھِمَا قَدْ نَزَلْ

یقیناً دونوں رخسارے آنحضرتؐ کے نرم تھے اور روشنی ان دونوں سے اترتی تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

کَمُلَ الْمَحَاسِنُ فِیْ فَمِہٖ مَلَاَ الْوَرٰی بِمَکَارِمِہٖ

تمام خوبیاں دہان مبارک میں بوجہ کمال تھیں اپنے مکارمِ اخلاق سے خلق کو پُر کر دیا تھا

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

فِیْ فِیْهِ کَانَتْ وُسْعَةٌ　　فِیْ کُلِّ لَفْظِهٖ نِعْمَةٌ

دہان مبارک میں آنحضرتؐ کے معتدل فراخی تھی　　ہر سخن میں دہان مبارک نعمت عظیم ہے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَسْنَانُهٗ قَدْ اِنْفَرَجْ　　وَالنُّوْرُ فِیْهَا اِمْتَزَجْ

دندانہائے مبارک بہ تحقیق کشادہ تھے　　اور نور ان میں بھرا ہوا تھا

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

فَاقَ الْخَلَائِقَ جِیْدُهٗ　　فِی الْحُسْنِ کَانَ مَزِیْدُهٗ

خلائق کی گردنوں سے آنحضرتؐ کی گردن مبارک بلند تھی　　جس میں ان سے آپ کی گردن بڑھی ہوئی تھی

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

کَانَتْ صَفَآءً کَفِضَّةٍ　　فِیْهَا قَلَآئِدُ عِزَّةٍ

گردن مبارک جلانیت میں مانند صفائی نقرہ تھی　　اس گردن میں عزت و حرمت کے قلادے پڑے ہوئے تھے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ اُحْکِمَتْ اَعْضَآءُهٗ　　قَدْ اُتْلِفَتْ اَعْدَآءُهٗ

یقیناً اعضا آنحضرتؐ کے محکم کیے گئے تھے　　بہ تحقیق آپ کے دشمن ہلاک کیے گئے تھے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَلْمَآءُ یَنْبَعُ عَنْهُمَا　　قَدْ کَانَ وَطْئُهٗ مَرْحَمَا

پانی مانند چشمہ کے آنحضرتؐ کے قدموں سے جاری ہوتا تھا　　اور رفتار سرور کائنات کی عین رافت و مہربانی تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

وَالْمَشْیُ کَانَ تَکَفِّیًا ‌ ‌ لِلْحُسْنِ کَانَ مُوَفِّیًا

رفتار آنحضرتؐ کی شتابی دچستی کے ساتھ تھی ‌ ‌ حسن وخوبی کو وہ رفتار پورا کرنے والی تھی

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ طَالَ زَنْدُ حَبِیْبِنَا ‌ ‌ مِنْہُ صَلَاحُ قُلُوْبِنَا

بیشک بند وبست ہمارے حبیب محمد مصطفٰےؐ کے دراز تھے ‌ ‌ انہیں کے ساتھ ہمارے دلوں کی اصلاح ودرستی متعلق ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

قَدْ کَانَ خَلْقُہٗ یَعْتَدِلْ ‌ ‌ وَالْحُسْنُ فِیْہِ مُشْتَمِلْ

بیشک خلقت آنحضرتؐ اعتدالی حالت رکھتے تھے ‌ ‌ اور حسن وجمال آپ میں مشتمل تھا

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

لَیْسَ الْھُزَالُ بِوَضْعِہٖ ‌ ‌ لَاشَعْرَ فِیْہِ بِوَصْفِہٖ

آپ کی وضع وخلقت میں لاغری نہ تھی ‌ ‌ اور نہ فربہی جس سے آپ متصف ہو سکے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

وَالْھَاشِمِیْ مُتَکَلِّمٌ ‌ ‌ مِنْ ھَجْرِہٖ مُتَاَلِّمٌ

اور ہاشمی آپؐ کے اوصاف کو بیان کرنے والا ہے ‌ ‌ اور آپ کے ہجر وجدائی میں دردناک ہے

صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰھُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

عَنْ دَرْكِ وَصْفِهٖ جَاهِلٌ وَبِقَصْرِ فَهْمِهٖ قَائِلٌ

ان کے وصف کے دریافت کرنے سے جاہل ہے اور قصور فہم کا اپنے قائل ہے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

اَللّٰهُ یَعْلَمُ شَانَهٗ وَهُوَ الْعَلِیْمُ بَیَانَهٗ

اللہ ہی ان کی شان کو خوب جانتا ہے اور وہی جانتا ہے اس کے بیان کرنے کو

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

یَا رَبِّ صَحِّحْ سُقْمَهٗ بِالْفَضْلِ دَمِّرْ جُرْمَهٗ

اے میرے پروردگار اس کی بیماری کو صحت عطا فرما اور اپنے فضل سے اس کی بیخ کنی کر دے

صَلّٰی عَلَیْهِ اِلٰهُنَا

ہمارے خدا کی رحمت ان پر نازل ہو

مقام علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دو خلیلوں کے درمیان

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

"اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے، جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا اور تحقیق میرا محل جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محل کے مقابل ہوگا اور علی ابن ابی طالب کا محل میرے محل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محل کے درمیان میں ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلوں کے درمیان ہوگا۔"

علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا سردار علیؓ ابن ابی طالب کو مقرر کیا۔ آپؓ فوج کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپؓ نے ایک کنیز خدمت کے لیے حاصل کی۔ لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور چار شخصوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو علی رضی اللہ عنہ کی اس حرکت سے انہیں آگاہ کریں گے۔ مسلمانوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے پلٹتے تو سب سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوتے۔ اس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر پلٹ کر آیا تو حسب دستور مسلمان لشکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوئے۔ جن چار شخصوں نے آپس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے کے متعلق معاہدہ کیا تھا، ان میں سے ایک اٹھ کر کھڑا ہوا اور عرض کی ''یا نبی اللہ! آپ علیؓ کو نہیں دیکھتے کہ انہوں نے ایسا ایسا کیا۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا شخص اٹھا اس نے بھی وہی بات دہرائی اور اس مرتبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا پھر تیسرا اٹھا اس نے بھی پہلے دونوں کی طرح شکایت کی۔ اس مرتبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھر لیا۔ چوتھا اُٹھا اس نے بھی وہی شکایت کی۔ اس مرتبہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور برہمی کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے ہویدا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم لوگ علیؓ کے متعلق کیا چاہتے ہو۔ علیؓ کے متعلق تمہارا کیا ارادہ ہے۔ علیؓ کے متعلق تم کیا خیال کرتے ہو؟ یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے حاکم ہیں۔''

میں جس کا مولا، علی اس کا مولا

18 ذی الحجہ 10 ہجری نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار جاں نثاروں کے ہمراہ حج سے فارغ ہو کر دوران سفر جب مقام غدیر پر قیام پذیر ہوئے یہاں پر سب نے باجماعت نماز ادا فرمائی۔ یہ مقام غدیر مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ بعد نماز کے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور تمام حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے کہا:

''میں تمام مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ مالک و متصرف نہیں ہوں؟''

لوگوں نے کہا بے شک، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ''کیا میں ہر

مومن کی جان پر اس سے زیادہ حکومت و اختیار نہیں رکھتا؟'' لوگوں نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ مالک و حاکم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مالک و حاکم ہوں علیؓ بھی اس کے حاکم ہیں۔ اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو علیؓ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علیؓ کو دشمن رکھے۔''

اس واقعہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا ''ابوطالب کے بیٹے! خوش رہو، تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو۔'' (بروایت براء بن عاذب و زید بن ارقم)

خدا کے شیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک روز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھا۔ پہلے خدا کی حمد و ثنا کی پھر نصائح فرمائی۔ لوگوں کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی سے ڈرایا پھر روئے اور فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی سے آکر سامنے گھٹنے ٹیک کر کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نزدیک بلایا جب وہ نزدیک گئے تو پھر آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور آبدیدہ ایسے ہوئے کہ رخسار مبارک پر آنسو بہنے لگے پھر باآواز بلند ارشاد فرمایا، اے گروہ اہل اسلام! یہ علی ابن ابی طالب شیخ المہاجرین والانصار میرے بھائی، میرے ابن عم، میرے داماد میرا گوشت اور میرا خون ہیں۔ یہ ابوالسبطین یعنی حسن حسین کے باپ ہیں جو سردارانِ شباب اہل جنت

ہیں یہ مجھ سے تکالیف کو دور کرنے والے اور خدا کی زمین پر خدا کے شیر ہیں اور خدا کے دشمنوں کے لیے خدا کی برہنہ شمشیر ہیں۔ ان کے دشمنوں پر اللہ اور اس کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ ان کے دشمنوں سے بیزار ہے اور میں بھی بیزار ہوں۔ اور اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری چاہتا ہے وہ ان سے بیزاری اختیار کرے۔ حاضرین میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غائبوں کو بھی اس امر سے آگاہ کردے۔

(شرف النبوۃ ابو سعد عبدالملک ابن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی وکفایۃ المہمہ)

نام و نسب

نام علیؑ، کنیت ابوالحسن و ابوتراب اور لقب حیدر ہے۔ سب سے پہلے آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام اسد رکھا جو بعد میں ضرورت شعری کے طور پر حیدر یا حیدرہ مشہور ہوگیا۔ والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا فاطمہ بنت اسد تھا۔ ابوطالب کی شادی ان کی بنت عم سے ہوئی تھی، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں جانب سے ہاشمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی، چوتھے نامور خلیفہ رسول اللہ، اسلام داستانوں کے ہیرو، چھوٹی عمر کے لوگوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، بے مثال خطیب، عظیم سپہ سالار، بے عدیل صاحب فکر وبصیرت اور دوسری بے شمار فضیلتوں کے حامل تھے۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت 10 قبل از نبوت یعنی 23 ق ھ میں (خانہ کعبہ)، مکہ میں ہوئی۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابو طالب سخت معاشی مشکلات سے دوچار تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کا مالی بوجھ کم

کرنے کے لیے ننھے علیؓ کو اپنی آغوش تربیت میں لے لیا اور سفارش کر کے ایک دوسرے بیٹے جعفر کو حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی تولیت میں دے دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد طفولیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آغوش تربیت میں گزرا۔ ان کی خوش بختی کا یہ حسن آغاز تھا اور تربیت صالح کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی کسی بت کے سامنے جھکے نہ شرک وبدعت کی کسی رسم بد سے اپنے دامن کو آلودہ کیا۔ یہ اسی حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس گیارہ سال کی عمر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ ایک روز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو طفلانہ حیرت سے پوچھا، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نبوت کے منصب اعلیٰ کی خبر دیتے ہوئے کفر وشرک کی مذمت فرمائی اور توحید کا پیغام سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوری اسلام قبول کر لیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری پیدائش کے وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تیس برس کی تھی۔ اپنے چچازاد بھائی کی ولادت سے آپ بہت خوش ہوئے۔ آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ مجھے گود میں لیتے، اپنے سینہ مبارک سے لگاتے اور اپنے بچھونے پر اپنے ساتھ سلاتے تھے۔ اپنا جسم مبارک مس کرتے اور اپنی خوشبو مجھے سنگھاتے۔ غذا کو پہلے خود چباتے اور پھر اس کے لقمے مجھے کھلاتے۔ میں آنحضرت کے ساتھ یوں تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ۔ آپ ہر روز میرے لیے اخلاق حسنہ کی پیروی کا اشارہ فرماتے۔ آپ ہر سال "غار حرا" کی پہاڑیوں میں جاتے وہاں میرے سوا آپ

کو اور کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت خدیجہ کے گھر کی چار دیواری کے علاوہ کسی گھر میں اسلام نہ تھا اور ان دو ہستیوں کے سوا تیسرا میں تھا جو وحی اور رسالت کا نور دیکھتا تھا۔ نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا۔

المسودی کی روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچی جناب فاطمہ بنت اسد سے فرمایا، مادر گرامی ! میرے بھائی کا گہوارہ میرے بستر کے قریب رکھیۓ۔ آپ جھولا جھلاتے، بھوک کے وقت دودھ اور نیند کے وقت لوری دیتے اور جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو علیؓ کبھی آپ کی گود میں اور کبھی کاندھے پر ہوتے۔

دیکھیۓ اور اپنی ناقص عقل سے تعصب کی عینک اتاریۓ۔ حضرت علیؓ کے اس مقام و عظمت کو پہچانیۓ، کیا ہے کوئی جسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت کا یہ شرف حاصل ہوا ہو۔

آپ کی اس کمسنی میں محبت و ہمراہی کا چرچا رہتا تھا، جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ ہم بچوں سے ہمارے والد مطعم کہتے تھے کہ اس بچے (علی) کی محبت نبی سے دیکھتے ہو اور فرمانبرداری پر غور کرتے ہو؟ ابن حجر کی تحقیق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گود میں پالا اور اپنے پاس سے کبھی جدا نہ ہونے دیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتی تھیں۔ وہ ان کو نہلاتیں، کپڑے بدلتیں، قیمتی اور اچھا لباس، اعلیٰ درجے کے تحفے دے کر گھر بھیجتی تھیں۔

حضرت ابو طالب والد گرامی

ابو طالب مکہ کے با اثر و ذی اقتدار لوگوں میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داد حضرت عبدالمطلب شیبہ بن ہاشم کی وفات کے بعد انہیں کے آغوش تربیت میں پرورش پائی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجارت کے معزز پیشے سے روشناس کرایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح کا خطبہ بھی آپ ہی نے پڑھا۔ بعثت نبوی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا تو انہوں نے قدم قدم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت و نصرت کا فرض سرانجام دیا اور دشمنوں کے ظلم وستم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچائے رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کے جرم میں تمام خاندان بنی ہاشم کو شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور کیا گیا تو حضرت ابو طالب نے جوانمردی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہؓ کو اسلام قبول کرنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب حضرت فاطمہ بنت اسد نے وفات پائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور اظہار احسان مندی انہیں اپنا کرتا پہنایا اور قبر میں ان کے ساتھ لیٹے۔

حضرت ابو طالب بڑے سخی، غریب پرور اور فراخ حوصلہ سردار تھے۔ داد و دہش کی بدولت گھر میں ذخیرہ نہ رہ سکتا تھا۔ ایک مرتبہ قحط پڑا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوطالب اور اہل مکہ سخت مشکل میں پھنس گئے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم بزرگوار عباس سے مشورہ کیا اور کہا کہ چچا ابوطالب کثیر العیال ہیں، قحط سخت ہے آیئے چل کر ان کا ایک فرزند میں لے لوں ایک دو

آپ لے لیں۔ دونوں حضرات حضرت ابو طالب کی خدمت میں پہنچے اور حضرت عباسؓ نے اپنا خیال ظاہر کیا۔ حضرت ابو طالب نے کہا، بھئی بڑے فرزند تو میں نہیں دے سکتا، ہاں چھوٹے بچوں میں سے دو کو لے جاؤ، حضرت عباسؓ نے جعفرؓ کو اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو لے لیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے لگے۔ حرا کی عبادت، خانہ کعبہ کا طواف، گھر کے معاملات اور باہر کا میل جول ساتھ ساتھ تھا۔ آخر وہ دن بھی آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان رسالت فرمایا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب سابق تصدیق و اتباع کا راستہ اختیار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقتدا کرتے تھے اور حضرت ابو طالب ہمت افزائی کرتے تھے۔ حضرت علیؓ بعثت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عبادت خدا کرتے اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرگرم عمل تھے اور آخر تک مثال کبریٰ بنے رہے۔

بعثت کے تین سال بعد اللہ جل شانہٗ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ اہل عشیرہ و عزیزان قبیلہ کو جمع کر کے اسلام کی دعوت دیں اور مخالفت سے ڈرائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو جمع کیا، خدا کا پیغام سنایا اور فرمایا جو شخص آج میری حمایت و امداد کا وعدہ کرے گا وہ میرا بھائی، وصی اور خلیفہ ہوگا۔ لیکن کوئی شخص حامی بھرنے اور ایمان لانے پر تیار نہ ہوا، صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو بار بار کھڑے ہوئے اور حمایت و نصرت کا وعدہ کرتے رہے۔ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ میرا بھائی، وصی اور خلیفہ ہے تم سب اس کی بات مانو اور فرمانبرداری

کرو۔ درحقیقت حضرت علیؓ نے اب تک نہ بتوں کو پوجا تھا نہ اسلام کے احکام کی سر مو مخالفت کی تھی اور نہ اطاعت وحمایت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسی قسم کی کوتاہی برتی تھی۔ اب تک حضرت ابوطالب اور ان کے فرزند نے جس مستعدی سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا تھا اور اسلام کی جس طرح خدمت کی تھی اس کا جواب نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ذوالعشیرہ میں قریش کو براہِ راست دعوت اسلام دے کر ان پر حجت تمام کرنا چاہی تھی اور اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پامردی نے بڑوں کی غیرت کو للکارا بھی تھا۔ مگر اب یہ ہوا کہ اکابر قریش کھلم کھلا مقابلے پر آ گئے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ اور آپ کے اکا دکا حامیوں کو اذیت دینے میں شدت ہو گئی۔ حضرت ابوطالب اور حضرت علیؓ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لیے ہمہ تن مستعد رہے۔ آخر قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا اور تمام اہل مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقاطعہ کر دیا۔ یہ سنگین دور تین سال تک رہا اس وقت بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جانثاروں کی طرح تمام سختیوں میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔

ان دنوں حضرت ابو طالب آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس سلاتے تھے، جب سب سو جاتے تو چپکے سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیدار کرتے اور پھر اپنے فرزندوں اور عزیزوں میں سے کسی کو آپ کی جگہ اور اس کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلا دیتے تھے کہ شاید کوئی شرارت سے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان نہ پہنچائے اور اگر دشمن آئے تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آنچ نہ آئے۔ اس طرح حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ حقیقی جاں نثار بنتے رہے۔ شعب ابی طالب کا محاصرہ اور عدم تعاون کا معاہدہ ناکام ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قید سے نکلے تو ایک عظیم سانحہ پیش آگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غمگسار زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پھر حضرت ابو طالب علیل ہو گئے اور کچھ روز بعد رحلت فرما گئے۔ اس وقت مولا علیؑ کی عمر مبارک سترہ برس کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس غم کو اس طرح اپنایا کہ حضرت علیؑ کو صبر آگیا۔ اس سال کو (عام الحزن) قرار دیا۔



یہ شرف بھی حضرت علیؓ کو حاصل ہے

ابتدائی مسلمانوں میں سے ایک کا بیان ہے ''میں نے ایک دن دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے دائیں ایک لڑکا اور پیچھے ایک عورت بھی اقتدا کر رہے ہیں، دریافت کرنے پر لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جناب علی رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور دین اسلام پر عمل کرنے لگے ہیں۔

ایک دن حضرت علیؓ کو نماز پڑھتے ابوطالب نے دیکھ لیا تو پوچھا کیا کر رہے ہو؟ پھر منع نہ کیا بلکہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی بات ہی کا مشورہ دیتے ہیں، اس لیے یہ عمل جاری رکھو۔

اس مسئلہ میں کسی قدر اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام کون لایا؟ بعض روایات سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، بعض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض سے حضرت زیدؓ بن حارثہ کی اولیت ظاہر ہوتی ہے۔ مگر محققین کے نزدیک عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ،

مردوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، غلاموں میں حضرت زیدؓ بن حارثہ اولڑکوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر بمشکل چودہ پندرہ برس کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دیں۔ تو آپ نے حضرت علیؓ کو اس مقصد کے لیے دعوت کا بندوبست کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے کمسنی کے باوجود نہایت اچھا انتظام کیا۔ دسترخوان پر بکرے کے پائے اور دودھ تھا۔ شرکاء کی تعداد چالیس تھی، بعد از طعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اسلام لانے کی دعوت دی اس مجمع سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے آپ کی حمایت اور اسلام قبول کرنے کا اعلان نہ کیا۔

مکہ مکرمہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں آزمائش و ابتلاء کے تیرہ کٹھن سال گزارے۔ اس دوران میں شعب ابی طالب میں محصوری کے تین سال بڑے صبر آزما تھے۔ ان حالات میں ان کے بھائی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب بمع اپنی زوجہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر حضرت علیؓ ان کٹھن گھڑیوں میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق، معاون اور جانثار رہے تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد کفران مکہ کی مخالفتوں میں مزید سختی آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ہم بیان کر چکے طائف تشریف لے گئے۔ لیکن مخالفین اسلام حیوانیت پر اُتر آئے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اس لمحہ میرے پروردگار نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل شانہ کا پیغام پہنچایا

کہ آپ مکہ چھوڑ دیں۔ ہجرت کر جائیں۔ آپ نے حکم خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہجرت فرمائی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ لازوال شرف حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی ہجرت کے بعد) انہیں اہل مکہ کی امانتیں واپس کرنے کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔ اور کاشانہ اقدس سے نکلتے وقت اپنے بستر پر اپنی سبز حضرموتی چادر اوڑھا کر لٹا دیا۔ اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ کام جان پر کھیلنے کے مترادف تھا لیکن وہ کسی تامل کے بغیر بخوشی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطمینان سے مشرکین کے سروں پر خاک ڈالتے ہوئے ان کے درمیان سے نکل گئے۔ صبح ہوئی اور کاشانہ اقدس کے گرد گھیرا ڈالنے والے کفار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر مبارک سے اُٹھتے دیکھا تو سٹپٹا کر رہ گئے۔ ابن جریر طبری اور ابن اثیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا اور ان سے پوچھا ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا ''میں کیا بتا سکتا ہوں، تم لوگوں نے انہیں نکلنے پر مجبور کیا اور وہ نکل گئے'' مشرکین نے انہیں بہت ڈرایا دھمکایا، یہاں تک کہ ان پر ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہ کیا۔ اس کے بعد مسجد حرام میں بھی کچھ دیر محبوس رکھا، لیکن جب دیکھا کہ ان سے کچھ معلوم کرنا ممکن نہیں تو انہیں چھوڑ دیا۔

یہ رات شرف جانثاری کی بے مثال رات تھی۔ امام احمد بن حنبلؒ اور الطبری وغیرہ کے بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی:

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله (البقرہ، آیت ۲۰۷)

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی

حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کے بعد چند دن قباء میں قیام فرمایا۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قباء ہی میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں قباء پہنچ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میزبان حضرت کلثومؓ بن الہدم انصاری نے انہیں بھی اپنا مہمان بنایا۔ طبری نے اپنی رایت میں یہ اضافہ کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قباء پہنچے تو پا پیادہ سفر کرنے کی وجہ سے ان کی پاؤں میں آبلے پڑ گئے تھے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قباء سے خاص مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔





علیؓ میرے بھائی ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو چند ماہ بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور ان کے درمیان رشتہ مواخاۃ کا سلسلہ قائم فرمایا۔ اس سے پہلے مہاجرین مسلمانانِ مدینہ کے مہمان تھے لیکن اب وہ ان سے رشتہ اخوت و یگانگت میں منسلک ہو گئے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے ایسی بے پناہ محبت اور خیر خواہی پیدا ہو گئی کہ حقیقی بھائیوں میں بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک نوجوان جاں نثار کو ویسے ہی چھوڑ دیا اور ان کا رشتہ مواخاۃ کسی سے قائم نہ فرمایا۔ یہ مہاجر نوجوان جن کی پیشانی نورِ سعادت سے درخشاں تھی، کچھ آزردہ ہو گئے اور آگے بڑھ کر

بارگاہِ رسالت میں یوں عرض پیرا ہوئے:

''یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اصحاب کے درمیان مواخاۃ قائم کرائی ہے لیکن میری مواخاۃ کسی سے نہیں کرائی''

سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نوجوان کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑ لیا اور بڑی محبت سے ان کا نام لے کر فرمایا ''تم میرے بھائی ہو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی سن کر وہ نوجوان فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور بے اختیار اُن کی زبان پر تہلیل وتحمید جاری ہو گئی۔

موسیٰ علیہ السلام و ھارون علیہ السلام

مندرجہ بالا واقعہ کے تقریباً آٹھ سال بعد اس سرزمین مدینہ پر چشم فلک نے ایک اور ایمان افروز نظارہ دیکھا۔ سن ۹ ہجری میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزدہ تبوک کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرورت محسوس ہوئی کہ مدینہ منورہ میں اپنا ایک ایسا قابل اعتماد اور قوی جانشین چھوڑ جائیں جو مجاہدین کے اہل وعیال کی حفاظت بھی کر سکے اور منافقین کی شرارتوں کی روک تھام بھی کر سکے۔ اس مقصد کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب اسی نوجوان سعادت مند پر پڑی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقد مواخاۃ کے موقع پر دنیا اور آخرت میں اپنا بھائی بنایا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس ذمہ داری سے آگاہ فرمایا تو وہ دل و جان سے ارشادِ نبوی کی تعمیل پر آمادہ ہو گئے لیکن منافقین کی زبانوں کو کون لگام دے سکتا تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس جاں نثار کو پُر صعوبت سفر اور جہاد فی سبیل اللہ سے گریز کا طعنہ دیا تو وہ مسلح ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

''یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ابتداء سے آج تک کسی بھی لمحہ کسی بھی موقع پر راہ حق میں جان کی پرواہ نہیں کی۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم آپ کا اشارہ ہوا میں صف اول میں رہا، لیکن اس مرتبہ مجھے جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہونے سے کیوں محروم کیا جا رہا ہے؟''

میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوق جہاد سے سرشار اپنے اس مخلص شیدائی پر اپنی محبت و شفقت بھری نظر ڈالی اور فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (صحیح بخاری)

ناد علی



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے انسؓ! جانتے ہو جبرائیل کیا وحی لے کر آئے تھے خداوند تعالیٰ کے پاس سے؟'' میں نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان جبرائیل کیا وحی لے کر آئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیاہ دوں۔''

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے لاڈلی، چہتی بیٹی تھیں۔ ترتیب میں چوتھی اور سب سے چھوٹی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چار خواتین کو جنت کی عورتوں میں افضل قرار دیا ان میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی شامل ہیں۔ مسند احمد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار خط رقم فرمائے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم جانتے ہو یہ خط کیا ہیں؟ جب انہوں نے نفی میں اظہار معذوری کی تو آپ نے فرمایا:

افضل نساء اهل الجنة خدیجه بنت خوله رضی الله عنها و فاطمه بنت محمدؐ و مریم بنت عمران و آسیه بنت مراحم، امراة فرعون

جنت کی عورتوں میں سب سے افضل جو چار عورتیں ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خولہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا بنت مزاحم جو فرعون کی بیوی تھیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ صرف ''**افضل نساء اهل الجنة**'' فرمایا بلکہ ایک اور روایت میں انہیں ''خیر نساء العالمین'' یعنی تمام

جہانوں کی عورتوں سے بہتر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خیر نساء العالمین مریم بنت عمران و خدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد صلی الله علیه وآله وسلم و آسیه امرأة فرعون

تمام جہانوں میں سب سے بہتر چار عورتیں ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

اس سے آگے ان کے مقام و عظمت کے بارے میں قلم کی یہ مجال نہیں کہ حاشیہ آرائی کرے۔ ماسوائے آپ کی حیات مبارکہ کی خوشبو سے ان صفحات کو معطر کریں۔

آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی اور سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ اور ارشاد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپؓ تمام جہانوں میں سب سے افضل خاتون ہیں آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں۔ سیدۃ النساء العالمین، سیدۃ النساء اہل الجنۃ، زہرا، بتول، طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، مرضیہ اور زکیہ ان کے مشہور القاب ہیں۔ ولادت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ سال قبل ہوئی۔ بچپن ہی سے نہایت متین اور تنہائی پسند تھیں۔ نہ کبھی کسی کھیل کود میں حصہ لیا اور نہ گھر سے باہر قدم رکھا۔ ہمیشہ والدہ ماجدہ کے پاس بیٹھی رہتیں۔ ان سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے ایسے سوالات پوچھتیں جن سے ان کی ذہانت و فطانت کا ثبوت ملتا۔ نمود و نمائش سے سخت نفرت تھی۔ ایک دفعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کسی عزیز کی شادی تھی۔ انہوں نے فاطمۃ الزہرہ کے لیے عمدہ کپڑے اور زیورات بنوائے جب گھر سے

چلنے کا وقت آیا تو سیدہ نے یہ قیمتی کپڑے اور زیور پہننے سے صاف انکار کر دیا اور سادہ حالت میں ہی محفل شادی میں شرکت کی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتی تھیں۔ ایک دفعہ جب وہ ان کو تعلیم دے رہی تھیں تو ننھی بچی نے پوچھا، اماں جان اللہ تعالیٰ کی قدرتیں تو ہم ہر وقت دیکھتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ خود نظر نہیں آسکتے؟ حضرت خدیجہ الکبریٰ نے فرمایا ''میری بچی اگر ہم دنیا میں اچھے کام کریں گے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے مستحق ہوں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔''

سن ۱۰ بعثت میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو سیدہ پر کوہ غم ٹوٹ پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کی تربیت اور نگہداشت کے خیال سے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارک مکمل تبلیغ حق کے لیے وقف تھی لیکن جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرصت ملتی آپ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے انہیں دلاسہ دیتے اور نہایت قیمتی نصائح سے نوازتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے، کفار کو شرارت سوجھی، انہوں نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر سجدہ کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک پر ڈال دی۔ اس شریر گروہ کا سرغنہ عقبہ بن ابی معیط تھا۔ کسی نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ تمہارے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریروں نے یہ حرکت کی ہے۔ بے چین ہو گئیں، دوڑتی ہوئی کعبہ پہنچیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک سے اوجھڑی ہٹائی۔ کفار ارد گرد کھڑے ہنستے اور تالیاں بجاتے تھے۔ سرورِ کونین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلیل القدر بیٹی نے ایک نگاہِ غیظ آلود ان پر ڈالی اور فرمایا: ''شریرو! احکم الحاکمین تمہیں ان شرارتوں کی ضرور سزا دے گا۔'' خدا کی قدرت چند سال بعد یہ جنگ بدر میں ذلت کے ساتھ مارے گئے۔

دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت مدینہ کے وقت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے پیغام بھیجا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے۔ پھر حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت فاطمہؓ کے لیے پیغام بھیجا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی یہی جواب دیا۔ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت فاطمہؓ کے لیے پیغام بھیجنے کی ترغیب دی۔ حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حرف مدعا زبان پر لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اھلاً و مرحبا اور پھر خاموش ہو گئے۔ انصار کی جماعت باہر منتظر تھی۔ حضرت علیؓ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سنایا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا پیغام منظور فرما لیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی نے ایک دن ان سے پوچھا ''کیا فاطمہؓ کا پیغام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے بھیجا؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''مجھے معلوم نہیں'' اس نے کہا ''آپ کیوں پیغام نہیں بھیجتے؟'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میرے پاس کیا چیز ہے کہ میں عقد کروں؟''

اس نیک بخت نے مجبور کر کے جناب علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت اور کچھ فطری حیا کہ زبان سے کچھ نہ کہہ سکے اور سر جھکا کر خاموش بیٹھ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی توجہ فرمائی اور پوچھا ''علی آج خلاف معمول بالکل ہی چپ چاپ ہو۔ کیا فاطمہ سے نکاح کرنے کی درخواست لے کر آئے ہو۔؟'' حضرت علیؓ نے عرض کی ''بیشک یا رسول اللہ'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا! ''تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لیے بھی کچھ ہے؟'' حضرت علیؓ نے نفی میں جواب دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تمہیں جو زرہ دی تھی، وہی مہر میں دے دو'' حضرت علیؓ نے ارشاد نبوی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ یہ مبارک نکاح صفر ۲ ہجری میں ہوا۔ نکاح کے وقت حضرت فاطمہ الزہراؓ کی عمر تقریباً پندرہ سال کی تھی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر تقریباً اکیس سال کی تھی۔

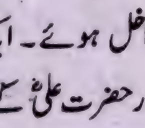
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان سے کچھ فاصلے پر ایک مکان کرایہ پر لیا تھا۔ سیدۃ النساءؓ رخصت ہو کر اسی گھر کی ملکہ بنیں۔ رخصی سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو بلایا۔ اپنے سینہ مبارک پر ان کا سر رکھا اور پیشانی پو بوسہ دیا۔ پھر اپنی لخت جگر کا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا ''اے علی! پیغمبر کی بیٹی تجھے مبارک ہو۔'' اس کے بعد حضرت فاطمہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا ''اے فاطمہؓ تیرا شوہر بہت اچھا ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں میاں بیوی کو فرائض و حقوق بتائے اور خود دروازے تک وداع کرنے آئے۔ وہ دروازے پر علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے دونوں بازو پکڑ کر انہیں دعائے خیر و برکت دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدۃ النساء دونوں اونٹنی پر سوار ہوئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے اس کی نکیل پکڑی حضرت اسماءؓ بنت عمیس ان کے ہمراہ گئیں۔

شادی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دعوت ولیمہ بھی ہونا چاہیے۔ مہر ادا کرنے کے بعد جو رقم بچ گئی تھی حضرت علیؓ نے اسی سے ولیمہ کا انتظام کیا۔ دستر خوان پر پنیر، کھجور، نانِ جو اور گوشت تھا۔ حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ یہ اس زمانے کا بہترین ولیمہ تھا۔

جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے نئے گھر چلی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی، پھر اَندر داخل ہوئے۔ ایک برتن میں پانی منگوایا۔ اپنے دست مبارک اس میں ڈالے اور حضرت علیؓ کے سینہ اور بازوؤں پر پانی چھڑکا۔ پھر حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو اپنے اس بلایا۔ وہ شرم و حیا سے جھکتی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا: اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان کے بہترین شخص سے کی ہے۔''



گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے چاہت کا منبر

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گھر مسکن نبوی سے کسی قدر فاصلے پر تھا۔ آنے جانے میں تکلیف ہوتی تھی۔ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: بیٹی مجھے اکثر تمہیں دیکھنے کے لیے آنا پڑتا ہے۔ میں چاہتا ہوں تمہیں اپنے قریب بلا لوں۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب و جوار میں حارثہؓ بن نعمان کے بہت سے مکانات ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرمایئے وہ کوئی نہ کوئی مکان خالی کر دیں گے۔

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ایک متمول انصاری تھے اور کئی مکانات کے مالک تھے جب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے وہ اپنے کئی مکانات یکے بعد دیگرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کر چکے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حارثہؓ کے مکان کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

التماس کی تو آپ نے فرمایا: ''میری لخت جگر! حارثہ سے اب کوئی مکان مانگتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کیوں کہ وہ پہلے ہی اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لیے کئی مکان دے چکے ہیں۔'' حضرت فاطمہؓ خاموش ہو گئیں۔

ہوتے ہوتے یہ خبر حضرت حارثہؓ بن نعمان تک پہنچی کہ حضور حضرت فاطمہؓ کو اپنے قریب بلانا چاہتے ہیں لیکن مکان نہیں مل رہا۔ وہ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کو کسی قریبی مکان میں لانا چاہتے ہیں یہ مکان جو آپ کے متصل ہے میں خالی کیے دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کو بلا لیجئے۔ اے میرے آقا میرا جان و مال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہے، خدا کی قسم جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے لیں گے مجھے اس کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہنا زیادہ محبوب ہوگا بہ نسبت اس کے کہ میرے پاس رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم سچ کہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و برکت دے'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل کرا لیا۔

کیا کوئی اور ہے اس چاہت کا دعویٰ دار!

فاقہ مستی ہے رضائے الٰہی میں

شہنشاہوں کے شہنشاہ رحمت اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر خاتون جنت رضائے الٰہی میں یہ فاقہ مستی، یہ قناعت، صبر اور شکر پروردگار۔ آج عورت جو اپنے جسم کے اعضاء و جوارح کی نمائش، زندگی کی آرائش کو حق

سمجھتی ہے اور فساد برپا کر رہی ہے اور پھر خود کو مومنات اور خود کو جنت کا حقدار بھی کہتی ہے۔ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات آئینہ ہے ان خواتین کے لیے جو ترقی کی آڑ میں اپنا وقار، اپنی عظمت، اپنی حیاء اپنا فرض احکام خداوندی کو فراموش کر بیٹھی ہے اور توقع کرتی ہے بڑھاپے میں اسکی اولاد اس کی عزت کرے، اسکی خدمت کرے، یہ کیسے ممکن ہے آپ خود ہی اس کا فیصلہ کیجئے اور اس آئینے میں خود کو دیکھئے۔

حضرت فاطمہؓ کردار و گفتار اور عادات و خصائل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین نمونہ تھیں۔ وہ نہایت متقی، صابر، قانع اور دیندار خاتون تھیں۔ گھر کا تمام کام کاج خود کرتی تھیں، چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دینے اور چولہا پھونکنے سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے لیکن ان کے ماتھے پر بل نہیں آتا تھا۔ گھر کے کاموں کے علاوہ عبادت بھی کثرت سے کرتی تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سلطان الفقراء تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے بھی فقر و فاقہ میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ جلیل القدر والد شہنشاہ عرب بلکہ شہنشاہ دو جہاں تھے لیکن داماد اور بیٹی پر کئی کئی وقت کے فاقے گزر جاتے تھے۔ ایک دن دونوں میاں بیوی آٹھ پہر سے بھوکے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہیں سے مزدوری میں ایک درہم مل گیا۔ رات ہو چکی تھی ایک درہم کے جو کہیں سے خرید کر گھر پہنچے۔ فاطمہ بتولؓ نے ہنسی خوشی اپنے نامدار خاوند کا استقبال کیا۔ جو ان سے لے کر چکی میں پیسے۔ روٹی پکائی اور علی مرتضیٰؓ کے سامنے رکھ دی۔ جب وہ کھا چکے تو خود کھانے بیٹھیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت سید البشر کا یہ ارشاد یاد آیا کہ فاطمہؓ دنیا کی بہترین عورت ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ سیدۃ النساء اونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے ہیں اور اس میں بھی تیرہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔ آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر کلام اللہ کا ورد جاری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا ''فاطمہؓ دنیا کی تکلیف کا صبر سے خاتمہ کر اور آخرت کی دائمی مسرت کا انتظار کر اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔''

حضرت ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ حضرت علیؓ کو بلاؤ۔ جس وقت میں ان کے گھر گیا تو دیکھا کہ سیدۃ النساء حضرت امام حسینؓ کو گود میں لیے چکی پیس رہی ہیں۔

فی الحقیقت سیدہ کا اکثر یہ حال ہوتا تھا کہ دو دو وقت کے فاقے ہوتے ہیں اور بچوں کو گود میں لے کر چکی پیسا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ مسجد نبوی میں تشریف لائیں اور روٹی کا ایک ٹکڑا سرکارِ دو عالم کو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ''یہ کہاں سے آیا؟'' سیدہ نے جواب دیا ''ابا جان تھوڑے سے جو پیس کر روٹی پکائی تھی جب بچوں کو کھلا رہی تھی خیال آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تھوڑی سے کھلا دوں۔ اے خدا کے رسول برحق یہ روٹی تیسرے وقت نصیب ہوئی ہے۔'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی تناول فرمائی اور فرمایا ''اے میری بچی چار وقت کے بعد یہ پہلا ٹکڑا ہے جو تیرے باپ کے منہ میں پہنچا ہے۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ گھر تشریف لائے کچھ کھانے کو مانگا سیدہؓ نے بتایا کہ آج تیسرا دن ہے گھر میں جو کا ایک دانہ تک نہیں۔ جناب علیؓ نے فرمایا ''اے فاطمہ! مجھ سے تم نے ذکر کیوں نہیں کیا۔ سیدہ النساءؓ نے جواب دیا ''اے

میرے سرتاج! میرے باپ نے رخصتی کے وقت نصیحت کی تھی کہ میں کبھی سوال کر کے آپ کو شرمندہ نہ کروں۔"

ایک دفعہ دوپہر کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے گھر سے نکلے۔ راستے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ملے۔ وہ بھی بھوکے تھے۔ تینوں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے کھجوروں کے باغ میں پہنچے۔ انہوں نے فوراً کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ کر ان کے سامنے رکھا اور پھر ایک بکری ذبح کر کے اس کے گوشت کے کباب بنوائے اور سالن پکوایا۔ دستر خوان بچھایا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا یہ فاطمہؓ کو بھجوا دو۔ انہیں کئی دن سے فاقہ ہے۔

غزوہ احد میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید زخمی ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی۔ مدینہ میں یہ خبر پہنچی تو حضرت فاطمۃ الزہراؓ چند دوسری خواتین کے ہمراہ آبدیدۂ گریاں میدان اُحد میں پہنچیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ سلامت دیکھ کر جان میں جان آئی لیکن پدرِ محترم کو اس حالت میں دیکھ کر سخت غمزدہ ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں کو بار بار دھوتی تھیں لیکن پیشانی کے زخم سے خون نہ تھمتا تھا۔ آخر کھجور کی چٹائی جلا کر زخم میں بھری جس سے خون تھم گیا۔

فاطمۃ الزہراؓ اس فقر و غنا کے ساتھ کمال درجہ کی عابدہ تھیں۔ امام حسنؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کو شام سے صبح تک عبادت کرتے اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے دیکھا لیکن انہوں نے اپنی دعاؤں میں اپنے لیے کبھی درخواست نہ کی۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ دن پہلے حضرت فاطمۃ الزہراؓ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر گیری کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت شفقت سے انہیں اپنے پاس بٹھا لیا اور ان کے کان میں آہستہ سے کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کان میں کوئی اور بات کہی جسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ جب چلنے لگیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے پوچھا ''اے فاطمہؓ تیرے رونے اور ہنسنے کا بھید کیا تھا؟'' سیدہؓ نے فرمایا ''جو بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخفا رکھی ہے میں اسے ظاہر نہ کروں گی۔''

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد ایک دن حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے اس دن کے واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے فرمایا ''پہلی دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ پہلے جبرائیل امین سال میں ہمیشہ ایک بار قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے اس سال خلاف معمول دو بار کیا ہے اس سے قیاس ہوتا تھا کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے۔'' یہ سن کر میں رونے لگی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ''تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اور تم جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔'' اس بات سے مجھے خوشی ہوئی اور میں ہنسنے لگی۔

رحلت سے قبل جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار غشی طاری ہوئی تو حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا **واکرب اباہ**، ہائے میرے باپ کی بے چینی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا باپ آج کے بعد بے چین نہ ہوگا۔''

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے حضرت فاطمۃ الزہراؑ پر غم

و اندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ انہوں نے بے اختیار ہو کر فرمایا ''پیارے باپ نے دعوتِ حق کو قبول کیا اور فردوس بریں میں داخل ہوئے آہ جبرائیل کو ان کے انتقال کی خبر کون پہنچا سکتا ہے۔

پھر دعا مانگی! بار الٰہا روح فاطمہ کو روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا دے۔ خدا مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مسرور کردے۔ الٰہی بروز محشر شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم نہ فرما۔'' ان سے ایک مرثیہ بھی منسوب ہے جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر کہا۔ اس مرثیہ میں وہ کہتی ہیں :

''آسمان غبار آلود ہو گیا۔ آفتاب لپیٹ دیا گیا۔ دنیا میں تاریکی ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمین نہ صرف غمگین ہے بلکہ فرطِ الم سے شق ہو گئی ہے۔ ان پر قبیلہ مضر کے لوگ اور تمام اہل یمن روتے ہیں۔ بڑے بڑے پہاڑ اور محلات روتے ہیں۔ اے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہی ۳ر رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو ۲۹ سال کی عمر میں عازم فردوس بریں ہوئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ابو تراب

خود ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ابو تراب کی کنیت عطا فرمائی۔ صحیح بخاری میں حضرت سہیلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ کے مکان میں آئے اور علیؓ کو نہیں پایا، پوچھا: تمہارے

ابن عم کہاں ہیں؟ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی، وہ غصہ میں چلے گئے ہیں اور یہاں (دوپہر کو) نہیں لیٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، دیکھو، وہ کہاں ہیں؟ اس نے آ کر خبر دی کہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے، پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور مٹی جسم پر لگ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے:

قم ابا تراب "ابوتراب (مٹی کے باپ) اٹھو ابوتراب اٹھو" یہ کنیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس قدر پیاری تھی کہ جب کوئی اس سے مخاطب کرتا تو بے حد خوش ہوتے۔

سیّد عرب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس سید عرب کو بلاؤ، مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؓ کو بلا دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ خود سید عرب نہیں؟ فرمایا، میں تو جملہ بنی آدم کا سردار ہوں۔ جب حضرت علیؓ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں انصار کو بلانے کیلئے بھیجا۔ جب انصار پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے گروہ انصار! میں تمہیں ایسے شخص کی نشاندہی نہ کروں جس کا دامن اگر تم مضبوطی سے پکڑو تو کبھی گمراہ نہ ہو؟" لوگوں نے کہا "ضرور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص یہ علیؓ ہے جس طرح مجھے محبوب رکھتے ہو اسی طرح اس علیؓ کو بھی محبوب رکھو اور جیسی میری عزت کرتے ہو اسی طرح علیؓ کی بھی عزت کرو۔ یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ جل شانہٗ کی طرف

سے جبرائیل علیہ السلام یہ سب باتیں کہہ گئے ہیں۔

خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ

زیاد اعرابی نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کوفہ کے منبر پر فتنہ اور جنگ نہروان کے بعد تشریف لائے تو اللہ کی تعریف کی اور دنیا کی عبرت کی چیزوں نے ان کی آواز گلے میں روک دی۔ اتنا روئے کہ ان کی داڑھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ انہوں نے اپنی داڑھی جھاڑی اس سے جھڑے ہوئے قطرے کچھ لوگوں پر پڑے گئے تو ہم یہ کہا کرتے تھے جن پر ان کے آنسوؤں کے قطرے پڑے ہیں اس کو اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا اے لوگو! ان لوگوں میں سے نہ ہو جو بغیر عمل کے آخرت کی امید کرتے ہیں اور آرزوؤں کے طویل ہونے کی وجہ سے توبہ میں تاخیر کرتے ہیں۔ دنیا کے بارے میں زاہدوں جیسی باتیں کہتے ہیں لیکن دنیا کی طرف رغبت کرنے والوں جیسا عمل کرتے ہیں اگر انہیں دنیا سے دیا جاتا ہے تو جھجکتے نہیں اور اگر ان سے دنیا رد کی جاتی ہے تو قناعت اور صبر نہیں کرتے۔ جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اس کے شکر سے عاجز ہیں اور اضافہ کے متلاشی ہیں۔ حکم دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے، اوروں کو منع کرتے ہیں اور خود باز نہیں آتے۔ صلحا کو دوست رکھتے ہیں اور ان جیسا عمل نہیں کرتے۔ ظالمین سے بغض رکھتے ہیں اور یہ خود انہیں میں سے ہیں۔ ان کا نفس ان کے توہمات پر غالب ہے اور جو چیزیں یقینی ہیں اس پر ان کے نفس کو قابو نہیں اگر انہیں بے پروائی ملتی ہے تو فتنہ اٹھاتے ہیں اور اگر مریض ہو جاتے ہیں تو رنج مناتے ہیں اور اگر محتاج ہوتے ہیں تو رحمت سے ناامید ہو جاتے ہیں اور کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اے موتوں کے نشانو! اے موت میں رہن رکھے ہوؤ!

اور اے زمانہ کی ذائقہ کی چیز! اے نئے زمانہ کے نور! اور اے حجتوں کے وقت گونگے بن جانے والو! اور اے وہ شخص جس کا بھولا پن فتنہ ہے اور اے وہ شخص! جس کے اور عبرتوں کے حاصل کرنے کے درمیان کوئی چیز حائل ہو گئی ہے، میں ایک حق بات کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی نے نجات پائی ہے اپنے آپ کو سمجھنے سے نجات پائی ہے اور جب کبھی کوئی ہلاک ہوا اپنے ہاتھوں کی بدولت ہلاک ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یا ایھا الذین امنو قوا انفسکم و اھلیکم نارا (سورہ ۶۶، ع ۱)

ترجمہ "اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ) کی آگ سے بچاؤ" ہم کو تم کو اللہ پاک ان لوگوں میں سے کردے جنہوں نے وعظ کو سنا اور قبول کرلیا اور عمل کی طرف بلایا گیا اور اس نے عمل شروع کر دیا۔

ہر انسان اپنا سفر طے کر کے آخری منزل تک جاتا ہے۔ لیکن ہر انسان کے سفر میں فرق ہے کچھ اس دنیا میں آتے ہیں، اور خوامخواہ آوارہ گردی کر کے رخصت ہو جاتے ہیں۔ کچھ آرائش و زیبائش سے اپنے وجود کو سجاتے، بے وقوف، کم عقل لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں اور خاک میں جا سوتے ہیں۔ کچھ تکبر کی آلودگی سے اپنی تمام زندگی کو تعفن میں بسائے رہتے ہیں۔ اور اپنا نام غلاظت کے ڈھیر پر رقم کر کے عذاب الٰہی کی طرف رخصت سفر ہوتے ہیں لیکن جو اللہ اور اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنا سفر کرتے ہیں اور راستوں کی رکاوٹ کو ہٹاتے ہیں اور علم کی روشنی میں ان راستوں، اور تاریک دلوں کو روشن کرتے ہیں ان کے جانے کے بعد ان کی پھیلائی ہوئی علم کی روشنی میں قلب منور رہتے ہیں۔ یہ تو ان صاحب ایمان مومنوں کی صفات ہیں جو اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے راستوں پر عزم سفر

ہے۔ انہی عظیم بزرگوں کے سبب سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم و فضل کا نزول ہے اور میرے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے اس کائنات میں رنگ و نور کا سیل بہہ رہا ہے اور جنہیں میرا پروردگار خود نور بنا کر نور کی آغوش میں دے، وہ نور، اس نور کی آبیاری کرے اور اس نور کے زیر سائے اگر تاریکی آجائے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تاریکی اپنا وجود برقرار رکھ سکے۔ زمانے نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بصیرت سے جہالت کی تاریکی کیسے روشنی سے اپنا وجود کھو بیٹھی۔ آج بھی اس روشنی کا فیض عام ہے۔ اسی روشنی سے قلب منور ہوتے ہیں، بزرگی عطا ہوتی ہے، ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں، قطب، ابدال، قلندر بنائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ باتیں تو اہل ایمان ہی سمجھ سکتا ہے جس کے قلب میں تاریکی اور جسم پر آرائشی لباس ہو، اسے کیا معلوم ایمان کیا ہے، دین کیا ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا مرتبہ مقام علی رضی اللہ عنہ کی وضاحت کی، بارہا اس نور سے اپنے قلبوں کو روشن کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہیں، وہی اس سمندر سے سیراب ہوتے ہیں جو میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت، علم، شفقت، اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوا۔ اور تا قیامت تک یہ فیض جاری رہے گا۔ قلب منور ہوتے رہیں گے، ایمان عشق کی خوشبو پھیلتی رہے گی۔

شہادت

۱۹ رمضان ۴۰ ہجری کی صبح نماز کے وقت عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے آپ پر حملہ کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد کوفہ کی محراب میں کھڑے ہوئے

تھے کہ عبدالرحمٰن کی زہر آلو تلوار نے سر مبارک زخمی کردیا۔ زخم کا علاج کیا گیا، لیکن دعوت سفر آخرت آچکی تھی۔ آخر ۲۱ر رمضان ۴۰ ہجری کی صبح سے پہلے حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ حسنین نے تجہیز و تکفین و نماز جنازہ کے بعد بیرون کوفہ نجف میں سپرد لحد کیا، جہاں آپ کا مزار ایک شاندار روضہ کی صورت میں موجود ہے اور لاکھوں زائرین قافلہ زیارت کو جاتے ہیں اور اہل ایمان روشنی سے اپنے قلبوں کو منور کر کے لوٹتے ہیں۔

ازواج و اولاد

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا تذکرہ علماء انساب نے بڑی تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے:

(۱) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے حضرت حسن، حسین، زینب کبریٰ، زینب صغریٰ (ام کلثوم) اور محسن (۲) خولہ بنت جعفر حنفیہ سے محمد (مشہور بہ ابن الحنفیہ) (۳) ام البنین بنت حزام سے حضرت عباس، عثمان، جعفر اور عبداللہ (۴) ام حبیب بنت ربیعہ سے حضرت عمر اور رقیہ (۵) لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ سے حضرت محمد اصغر (کنیت ابوبکر) اور عبیداللہ (٦) اسماء بنت **خثعمیہ** کے بطن سے یحییٰ۔ ابن کلبی نے دوسرے فرزند کا نام عون بھی لکھا ہے۔ (۷) سعید بنت عروہ بنت مسعود ثقفی سے ام الحسن اور رملہ۔

امام حسنؓ اور امام حسینؓ، محمد حنفیہؒ اور حضرت عباسؓ سے اولاد کا سلسلہ اب تک باقی ہے۔

حلیہ مبارک

آپ کے خدوخال ہاشمی سرداروں کے فطرت نورانی، حامل علم و حکمت، صاحب عبادت و ریاضت، مظہر شجاعت و بسالت تھے۔ اس لیے سراپا سے تمام کیفیتیں ظاہر ہوتی تھیں۔ دہرا بدن، میانہ قد، روشن چہرہ، گھنی اور حلقہ دار داڑھی، بلند بینی، پر گوشت رخسار، بڑی غلافی آنکھیں، سیاہ پتلیاں، کشادہ پیشانی، آخر عمر میں سر پر بال نہ رہے تھے۔ رنگ گندمی کندن کی طرح چمکتا تھا، متناسب چمکدار گردن، سر کے نچلے حصے میں بال، چوڑے بھاری کاندھے، بازو اور کلائیاں بھری بھری، چوڑا سینہ، چوڑی ہڈی، چوڑا بند، مضبوط شکم مبارک ذرا نمایاں، پنڈلیاں کسی ہوئیں، شیر کی ہیبت، چہرہ ہنس مکھ اور متبسم، شب بیداری اور زہد کے آثار نمایاں، پیشانی پر سجدے کا نشان، ریش مبارک عموماً سفید اور بال چاندی کی طرح تھے۔ کسی نے آپ کو خضاب لگانے کو کہا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں خضاب کو دل نہیں چاہتا۔

خصائص سیرت

آپ بہت بڑے بہادر تھے۔ مالک ملک و مال تھے، مگر سادہ زندگی اور بے طمطراق روزمرہ تھا۔ نمک، کھجور، دودھ اور گوشت سے رغبت نہ تھی۔ آپ کی پسندیدہ غذا جو کی سوکھی روٹی تھی۔ ہاتھ دھو کر رومال سے ہاتھ منہ خشک فرماتے تھے، یہ رومال کیل میں لٹکا رہتا تھا اور اسے کوئی استعمال نہ کرتا تھا۔ موٹا سوتی لمبا کرتہ اور اسی قسم کی عبا اور عمامہ تھا۔ خود معمولی لباس زیب تن فرماتے تھے مگر ملازمین کو عمدہ لباس پہناتے تھے۔ غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرتے تھے۔ روزمرہ کے کام کنویں کھودنے، پانی کھینچنے، کھیتی کی دیکھ بھال اور دوسرے محنت

کے کام انجام دیتے تھے۔ بازاروں میں پھرتے اور قیمتوں کی نگرانی فرماتے تھے۔ گداگری سے لوگوں کو روکتے تھے۔ ایک مرتبہ عرفات کے میدان میں کسی شخص کو گداگری کرتے ہوئے دیکھا تو سرزنش فرمائی اور کہا "افسوس ہے آج بھی ایسا دن ہے کہ تو خدا کے علاوہ دوسروں سے سوال کرتا ہے۔"

وما ارسلنٰک الا رحمت اللعالمین

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ بد بخت ہے وہ انسان جو اس رحمت سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ اور مومن کے لیے تو یہ نام مبارک کی فضیلت اربوں گنا ہے۔ ہر اس انسان کے لیے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ پر جس کا ایمان ہے خواہ وہ کچھ عرصہ آلودگی کے صحرا میں بھٹک گیا ہو اس کے لیے درود شریف اس ٹھنڈے شفاف چشمہ کی مانند ہے۔ پڑھیئے درود شریف کہ یہ تمام عالم کے لیے رحمت و شفاء ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

یاد رکھئے ہر حاجات کے لیے دعا۔ اور دعا کی شرف قبولیت کے لیے درود شریف وسیلہ دعا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ ہر دعا، کوئی بھی روحانی عمل کریں اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ میرے پروردگار نے مومن کی دعا کو درود شریف کی بدولت قبولیت کا وہ شرف عطا فرمایا ہے جو کسی اور قوم و مذہب کو حاصل نہیں۔ اے مومنو میرے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی مرہوں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو اپنی تمام مخلوق، تمام بندوں پر برتری عطا فرمائی ہے اور اپنی حکمت والی عظیم کتاب قرآن پاک سے نوازا۔ وہ قرآن پاک جس کے ہر لفظ میں میرے پروردگار کی ستر ہزار تجلیات پوشیدہ ہیں اور ہر تجلی میں ستر ہزار اسرار۔

میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وہ ذات اقدس ہے جسے میرے معبود اللہ جل شانہ نے اپنا محبوب کہا اور اپنے محبوب کو قرآن کریم کا علم بخشا۔ اس کی تمام تجلیات سے آگاہی عطا فرمائی اور ہر تجلی کے اسرار سے پردے ہٹا دیئے۔

آپ خود ہی سوچئے میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس علم

ہی علم تھی یہ کسی بھی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ تشریح کر سکے۔

انا مدینۃ العلم علیؑ بابھا

میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا، میں شہر علم ہوں اور علی اس کا دروازہ۔

ہم مزید تفصیل سے معذور ہیں۔ عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔ ہم کسی اور کتاب میں کوشش کریں گے کہ اس تشنہ مضمون کو بزرگان دین کی علمی بصیرت سے سیراب کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ کے قلب کو منور کر سکیں۔ چونکہ یہ صفحات متقاضی ہیں کہ ہم اس عظیم اور بابرکت دعا کی فضیلت سے آگاہی دیں جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مومن کے لیے رحمت و شفاء، قوت بنا کر نزول فرمائی گئی۔

اس دعا کے بارے میں ہم تفصیلاً آپ کی پریشانی، بیماری، مشکلات کی افادیت میں تحریر کریں۔ ہم چاہتے ہیں ان تفصیلات سے پہلے کچھ طریقے، قرینے، عملیات کے اور پرہیز سے بھی آگاہی دیدیں۔

الحمدللہ! آپ مسلمان ہیں۔ جس طرح آپ کا دل چاہے پڑھیں لیکن اگر آپ قرینے اور سلیقے سے اس دعا کی تلاوت کریں تو اس کا فائدہ کئی ہزار گنا ہوگا۔ اور فائدہ بھی جلد ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بارگاہ اللہ رب العزت میں اس کا شمار مومن بندوں میں ہوگا۔ عام بندے اور مومن بندے میں بہت فرق ہے۔ بندے تو سب ہی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور زبانی کلامی مسلمان بھی بہت۔ مومن وہ جس کی سانسوں میں خوشبو ہو، ذکر الٰہی کی خوشبو، عاجزی کی

خوشبو، عبادت کی خوشبو، جسے اللہ تبارک و تعالیٰ پسند فرماتا ہو یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب مومن اپنے آپ کو اسکے حوالے کر دیتا ہے۔ اللہ آپ کو اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ ہماری وجود کا ہر عضو اس کے ذکر سے ہر لحہ، ہر وقت معمور ہو۔ آمین ثم آمین

اس لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مومن خشوع کے ساتھ ساتھ آداب و قرینہ بھی ملحوظ رکھے اور اپنی دعا، حاجات کو بارگاہ خداوندی میں التجا کرے۔ آپ یقیناً میرا مدعا سمجھ گئے ہوں گے۔ عاجزی کے ساتھ عرض ہے ہم ایک نہایت ضروری بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی دعا یا آیت مبارکہ کا دو مرتبہ نزول نہیں ہوا اور نہ ہی اسے فرقہ بندی کے تحت ہی تقسیم کی گئی کہ اسے فلاں فرقہ اس طرح پڑھے، دوسرا فرقہ اس طرح اور تیسرا ایسے اور چوتھا ویسے۔

یہ تو شخصیت پرستی کا آسیب ہے جس نے انسان کو بے طرح جکڑا ہوا ہے۔ اس شخصیت پرستی نے ہی پوری دنیا میں فتنہ بپا کیے ہوئے ہیں۔ انسان درندہ بنتا جا رہا ہے۔ خدارا خود کو اس آسیب سے نکالئے۔ احکام الٰہی کے سائے کرم میں آئے اور حق بندگی ادا کیجئے۔

یہ وہ انسان ہیں جو اللہ تبارک تعالیٰ کے احکام کو پس پشت رکھ کر شخصیت پرستی کے نشے میں مدہوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کے لیے جہاد کرنے کے لیے تیار نہیں، لیکن شخصیت پرستی کے نشے میں بے گناہ انسانوں کا قتل عام کرنے کے لیے ہر وقت آمادہ جنہم رہتے ہیں۔ خدارا ان حضرات سے بچئے جو بہروپ سجائے تماشا گر ہیں۔ انہیں مجمع لگانے میں کمال حاصل ہے۔ یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن جو قرآن پاک کی وحدانیت اور اللہ جل شانہ کے ارشاد و احکام پر عمل پیرا ہیں، وہ نہ تو ان کی پر فریب باتوں

میں الجھتے ہیں اور نہ ہی انہیں کوئی بھی رنگ فریب دے سکتا ہے۔ چاہے پورا شہر بہروپیہ کو خدا تسلیم کر رہا ہو۔ اپنی پر پیچ باتوں، دلائلوں کے انبار تلے قرآن پاک کی سچائی کو چھپانے کی کتنی ہی کوشش کریں اپنے علم کی برتری میں کتنا ہی شور کیوں نہ مچائیں ظلم و ستم کے کیسے ہی بھیانک حربے استعمال کریں، مومن کے ایمان کو گرد آلود نہیں کر پاتے۔ وہ اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔ چاہے ان کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ کر دیئے جائیں۔ اگر آپ تاریخ کے صفحات سے تشفی کرنا چاہیں تو بے شمار کتب دستیاب ہیں۔ آپ کو ان میں بے شمار واقعات ملیں گے جو آپ کے ذہن کو روشنی بخشنے کے لیے کافی ہیں۔ لیکن سچائی و حقیقت کی روشنی سے وہی اپنے تاریک وجود کو روشن کر سکتے ہیں جو اپنے ذہن و قلب سے آلودگی صاف کر کے پاکیزگی سے اس کا مطالعہ کریں۔

پہلے یہ بد بخت اپنی شخصیت اور ناقص علم کے سحر سے جھوٹے نبوت کا لبادہ اوڑھ کر طلسم برپا کیے ہوئے تھے لیکن اب یہ ابلیس کے کارندے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر تخت ابلیس پر براجمان اپنی حاکمیت کے دعوے دار ہیں۔ آج کا انسان جو شور و شرابے، ہنگامے، رنگوں کی فریب کاری کے شیدائی ہیں، وہ اپنے تمام ابلیسی کرتوتوں کو ان ہنگاموں میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ابلیس کے بچھائے ہوئے ریشمی جال میں انسان بے طرح الجھتا جا رہا ہے۔ وہ اس عبادت سے فرار اختیار کرتا ہے جو قلب کی سچائی، ایمان، یقین اور عاجزی کے لیے پرسکون صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کی جاتی ہے اور خود کو، اپنی سانسوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حوالے کر دیتا ہے۔ اسے نہ تو وقت کی مسافت کا ہوش ہوتا ہے اور نہ اپنے وجود کی آرائش کی کوئی پرواہ۔

خدارا ان ابلیسی کارندوں سے اپنے ایمان کو گرد آلود مت کیجئے گا یہ مذہب

کا لبادہ اوڑھ کر صرف اپنی شخصیت کی پرستش کے لیے کوشاں ہیں۔ اللہ رب العزت قرآن کریم میں ان حضرات کے لیے فرماتا ہے:

''اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو۔ اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو'' (سورہ آل عمران ۔۔۔)

''کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اہل کتاب تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیوں کہ تم کتاب اللہ پڑھتے رہتے ہو۔ اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہئے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے ہو تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہیں۔'' (سورہ آل عمران آیات ۸۰۔۷۹)

کس قدر واضح الفاظ میں اللہ جل شانہ نے ان حضرات کے بارے میں آگاہی دی اور صاف صاف فرمایا ماسوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہو اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو چند سکوں کے عوض اپنا ایمان بیچ دیتے ہیں اور اہل ایمان کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیت مبارکہ

جو لوگ اللہ کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۳)

آیت مبارکہ

وہ حضرات جو چند روپوں کے لیے، زندگی کی آسائش و تعیش کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد ایمان کو بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں سخت عذاب ہے اور ان اہل ایمان کے بارے میں قرآن عظیم کا ارشاد ہے جو صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی کے طالب ہیں۔

یہ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ ان اہل کتاب میں کچھ لوگ (حکم اللہ پر) قائم بھی ہیں، جو رات کے وقت اللہ کی آیتیں پڑھتے اور (اس کے آگے) سجدہ کرتے ہیں اور اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں۔" (سورہ آل عمران آیت ۱۱۳-۱۱۴)

لہٰذا ہماری آپ سے درخواست ہے کہ قرآن پاک پڑھیے اور اسے سمجھئے۔ اور اپنے وجود، اپنی سانسوں کو کفر کی گرد سے آلودہ ہونے سے بچائیے۔ ان اہل ایمان کا دامن تھامئے جو صرف اور صرف اللہ جل شانہ کے احکام کا درس دیتے ہیں۔ ان سے محتاط رہے جو اپنی شخصیت کے ابلیسی سحر سے دین میں شگاف ڈالنے کی جستجو میں دن رات مصروف عمل ہیں۔ اپنے اطراف نظر ڈالئے ریشمی لبادوں میں اپنے جسم کی آرائش، زندگی کو نمود و نمائش سے پرتعیش بنائے ان شخصیت کے سحر میں مت الجھئے۔ پیوند رسیدہ، خاک نشین، جنہیں نہ تو اپنی موت کا خوف ہے نہ ان کے اطراف دلائل، بحث و مباحثوں کا طلسم ہے۔ وہ اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں جو عشق الٰہی میں ہر لمحہ سجدہ بسجود رہتے ہیں۔ احکام الٰہی سے لوگوں کی زندگیاں سنوارتے ہیں۔ وہی مینارہ نور ہیں جو آپ کے ایمان کو نور کی تجلیوں سے معمور کر سکتے ہیں جس سے آپ کی یہ زندگی بھی اور آخرت کے بعد کی زندگی بھی منور ہو سکتی ہے۔

ہمارے خیال میں اہل عقل کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ چونکہ کتاب کا اصل موضوع دعائے غیب (نادعلیؓ) ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ کتاب کا اصل مقصد تشنہ رہے۔ یہ سلسلہ اور ذکر اللہ جل شانہ تو زندگی کی سانسوں سے ہمرکاب ہے۔ آنے والی کتابوں میں ہم روشنی کی ان کرنوں کو بکھیرنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔

دعاے غیبی (نادعلیؓ) جیسا کہ ہم آپ کے گوش اقدس میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ بڑی فضیلت اور بلند مرتبے والی دعا ہے۔ اور اس دعا میں اللہ جل شانہ نے شفاء ہی شفاء رکھی ہے۔ یہ اہل اسلام کی خوش نصیبی ہے کہ میرے پروردگار نے کیسی کیسی فضیلت والی آیتیں اور دعائیں نازل فرمائیں۔ یہ بزرگان دین کی تحقیق و عشق الٰہی کا ثمر ہے کہ ہمیں بغیر کسی محنت و جستجو کے اس قدر نایاب و فضیلت والی نورانی چیزیں میسر آئیں۔ بدبخت ہیں وہ جو ان سے فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔

دیگر عملیات کی طرح دعائے غیبی (نادعلیؓ) کو بھی آپ آداب و شرائط، پرہیز کے ساتھ پڑھیے اور اس دعا کی فضیلت سے اپنی دکھی زندگی کو خوشیوں سے منور کیجئے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ آپ اس دعا کو اپنی ہر مشکل، پریشانی، بیماری میں حاجت روائی کے لیے پڑھ سکتے ہیں لیکن جس طرح نماز کے لیے اصول، قواعد و ضوابط ہیں اسی طرح کسی بھی عمل کے لیے اصول و ضوابط ہیں۔ ہم اس کے بارے میں پہلے ہی کافی کچھ تحریر کر چکے ہیں۔ اس لیے مزید تفصیل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

اگر آپ چاہتے ہیں اس فضیلت والی دعا کے مکمل عامل بن جائیں تو اس کے لیے آپ کو ہر آلودگی سے خود کو پاک کرنا ہوگا سب سے پہلے کوشش کریں آپ نماز کی پابندی اختیار کریں۔ ویسے باجماعت نماز ادا کریں ورنہ جس مقام پر ہوں نماز کو قائم رکھیں۔

نماز کی مکمل پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد تقریباً اکتالیس بار ضرور با ضرور استغفار پڑھیں۔

اپنے قلب کو ہر آلودگی سے، ناقص تصورات سے پاک رکھنے کی کوشش کریں۔ ہر وقت پاک صاف رہیں، چونکہ صفائی نصف ایمان ہے ایمان کی درستگی عمل کے لیے ضروری ہے۔

ہر حرام اشیاء حرام کام سے خود کو بچائیں، اور دوسروں کو بھی اس سے بچنے کی ہدایت کریں۔

رزق حلال کمائیں، ایسے کام سے اجتناب کریں جس میں حرام روزی کا ایک ہلکا سا بھی شبہ ہو۔

اگر آپ کا ارادہ اس دعا کا عامل بننے کا ہے تو مندرجہ بالا صفات مومن کے زیر عمل کوئی ایسا گوشہ تنہائی کا اہتمام کریں جہاں کوئی شور آہنگ آپ کی عبادت میں خلل انداز نہ ہو۔ کوئی لہو لعب نہ ہو۔ وہ مقام جہاں آپ ناد علیؑ کا ورد کرنا چاہتے ہیں اگر پکا فرش ہے تو اچھی طرح تین مرتبہ دھو لیں، اگر کچا فرش ہے تو چکنی مٹی سے لیپ لیں۔

چلے کے لیے چاند کی ابتدائی تاریخ میں نوچندی جمعرات کا انتخاب کریں ماسوائے محرم الحرام مہینے کے۔

پرہیز ترک جلالی، و جمالی دونوں اختیار کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ ہمارے خیال میں نمازِ عشاء کے بعد آپ اس ورد کو شروع کریں تو بہت زیادہ بہتر ہے۔ ایک بار پھر عرض کر دیں کہ دورانِ عمل کسی بھی فرد کی آمد و رفت نہ ہو۔

یہ عمل جو ہم یہاں تحریر کر رہے ہیں وہ عام حاجت مند کے لیے نہیں ہے۔ یہ صرف عاملین حضرات کے لیے ہے۔ عام مومن تو اپنے دکھ میں شفا کے لیے ایمان کی پختگی، قلب کی سچائی کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ سائے رحمت میں ہوگا۔



عاملین کے لیے طریقہ دعوت و عمل

جب آپ مکمل طور پر اس عمل کا ارادہ کر لیں تو اس کمرے میں لوبان یا اگربتیاں، جائے نماز اور اعداد و شمار کے لیے تسبیح یا کسی بھی قسم کے بیج لے سکتے ہیں۔ مثلاً کھجور وغیرہ کے۔ جس روز آپ نے عمل شروع کرنا ہو اس روز کوئی بھی حسب توفیق پانچ اقسام کی مٹھائی لیں یا کسی بھی مٹھائی کے پانچ حصے کر کے رکھ لیں۔

اس روز نماز فجر میں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے درمیان بارہ سو مرتبہ دعائے غیبی (ناد علیؓ) پڑھیں۔ اور اللہ جل شانہ سے عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں۔ اسی رات سے عمل شروع کریں بعد نماز عشاء پاک صاف کپڑوں کو کسی بھی خوشبو سے معطر کریں اور اگربتیاں سلگا دیں۔ پہلے دو رکعت نماز نفل حاجت پڑھیں اور وسیلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، پنجتن پاک کے دعا مانگیں۔ اللہ جل شانہ اپنا کرم فرمائیں۔ اس کے بعد اس شیرینی میں سے ایک حصہ پر اللہ جل شانہ کے نام کی نذر دیں، دوسری پر نیاز دیں اور ایصال ثواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائیں۔ تیسری پر حضرت علیؓ اور اہل بیت

کی فاتحہ دیکر اپنی کامیابی کے لیے خشوع وخصوع سے دعا مانگیں۔ چوتھی فاتحہ کا ایصال ثواب تمام انبیاء السلام، اولیا کرام کو پہچائیں۔ اور عاجزی سے دعا مانگیں۔ پانچویں اور آخری فاتحہ نادعلیؑ کے موکلوں کی نذر دلائیں۔ یہ شرینی ایک طرف رکھ دیں۔ صبح اسے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اب ایک سو ایک بار درود ابراہیمی پڑھیں اور نصاب کی نیت سے نادعلیؑ بارہ ہزار مرتبہ روزانہ اکیس روز تک اسی مقام پر اسی وقت پڑھیں لیکن دوسرے روز سے آخر روز تک درود شریف صرف گیارہ بار اول و آخر پڑھنی ہے اور فاتحہ بھی اول و آخر روز ہی دلانی ہے۔ درمیان میں صرف خوشبو سلگانی ہے۔ اور کوئی اہتمام نہیں کرنا۔ سب سے پہلے نصاب کی نیت سے ہر روز بارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اس کے بعد نیت زکاۃ گیارہ روز چھ ہزار تعداد میں تلاوت کریں۔ ان گیارہ ایام کے مکمل ہونے پر پھر گیارہ روز تک عشر تین ہزار کی تعداد میں پڑھیں۔ اسی طرح اس کے اختتام پر بطور قفل ایک ہزار پانچ سو گیارہ روز پڑھیں۔ اور آخری روز اول دن کی طرح نیاز دیں اور شرینی بچوں اور غریبوں میں اپنے ہاتھ سے تقسیم کریں۔ لیجئے آپ اس عظیم دعائے غیبی (نادعلیؑ) کے عامل ہو گئے۔ آپ خود بھی اس دعا کے فیوضات و برکات سے مستفید ہوں اور پریشان دکھی اللہ کے بندوں کو بھی مستفید کریں۔

اور بھی بہت سے طریقے ہیں نادعلیؑ کے فیوضات اور برکات سے مستفید ہونے کیلئے۔ بزرگان دین کی تحقیق سے مختلف طریقے عمل میں لائے، اور فیض کے چشمے جاری فرمائے ہم ان میں سے چند جو آسان و سہل ہیں اس کتاب میں نقش کر رہے ہیں۔ عاملین کے لیے جو طریقہ ہم نے تحریر کیا ہے وہ نادعلی کا عمل صغیر ہے جبکہ عمل کبیر کے لیے آپ مندرجہ ذیل ترتیب سے طریقہ اول آداب و

پرہیز کے ساتھ پڑھیں۔

نیت نصاب بہ تعداد بارہ ہزار ---- نوے یوم الگ پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ۔

زکوۃ بہ تعداد چھ ہزار ----- اکتالیس یوم تک پڑھیں

عشر بہ تعداد تین ہزار ---- اکتالیس یوم تک پڑھیں

فضل بہ تعداد ایک ہزار پانچ سو ---- اکتالیس یوم تک پڑھیں

جب آپ اپنی مندرجہ بالا تعداد جو تقریباً سات ماہ تین یوم میں مکمل کر چکیں تو نادعلی کبیر اکتالیس یوم مزید بارہ ہزار روزانہ کی تعداد میں پڑھیں۔ اور اول و آخر اکتالیس اکتالیس مرتبہ زائد پڑھیں۔ آخر میں نیاز دیں اور شرینی بچوں اور غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ عامل ہوں گے۔ اگر ان اکتالیس یوم آپ روزہ رکھیں تو آپ اپنے قلب میں، اپنے وجود میں روحانی قوت کی تجلیات محسوس کریں گے۔ جو راز ہے اور اس راز کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ کرم آپ پر ہو تو آپ بھی افشاں نہ کریں۔ عامل بننے کے بعد آپ ہر روز تین سو تیرہ مرتبہ اس کا ورد رکھیں تا کہ اس عمل کی قوتِ ہمیشہ برقرار رہے اور مزید قوت میں اضافہ ہوتا رہے۔ اس کے سوا اور بھی آسان و سہل طریقے ہیں جن کی ہم آپ کو آگاہی دیتے رہیں گے۔

جو حضرات اتنا طویل عمل نہیں کر سکتے وہ صرف وقت ضرورت نہایت عاجزی کے ساتھ کامل یقین و ایمان کے ساتھ نماز فجر یا نماز عشاء کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور تین سو تیرہ بار دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھ کر سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنی مشکل بیان کریں اور اس دعا کے وسیلے سے کرم طلب کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی چند ہی روز

میں ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات بدرگاہ چہاردہ معصومین علیہم السلام

(از حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز سید معین الدین چشتی اجمیریؒ)

یہ مناجات باترجمہ ہدیہ ہے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ روزانہ اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس فضیلت کے بارے میں ہم کیا عرض کریں، یہ جود و کرم کا سمندر ہے جسے آپ روزانہ تلاوت فرماتے تھے۔ اس میں کیا اسرار پوشیدہ ہوں گے یہ تو آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس سے ہر قسم کی مصیبت، پریشانی، رد و بلا دور ہوتی ہے اور خوش قسمتی کے دروازے خودبخود وا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ مناجات وسیلہ ہے اہل ایمان کے لیے۔

یارب ! بحق سید کونین مصطفےٰ[۱]

آں شافع معاصی و آں منبع عطا

اے اللہ! سید کونین محمد مصطفےٰ کے طفیل، جو گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور عطا کا سرچشمہ ہیں۔

یارب ! بحق شاہ نجف[۲] آں کہ آمدہ

درشانِ اُو تبارک و یٰسین و ھل اَتیٰ

اے اللہ! شاہ نجف کے طفیل میں کہ جن کی شان میں سورہ تبارک و یٰسین و ھل اتیٰ نازل ہوئے۔

یارب ! بسوز سینہ و افغان فاطمہؓ [3]

یارب! بآہ و نالہ آں سرور النساء

اے اللہ ! جناب فاطمۃ الزہراؓ کے سوز و فغاں کے طفیل اور اے اللہ ! سیدۃ النساء کی آہ و فریاد کے صدقہ

یارب ! بحرمت دل صد پارہ حسنؓ [4]

آں بادشاہِ جملہ آفاقِ اِجتبا

اے اللہ! امام حسنؓ کے دل کے سو ٹکڑوں کے احترام میں، (جو زہر خوانی کے باعث قے میں نکلے) جو تمام آفاق کے بادشاہ ہیں۔

یارب! بحرمت جگر تشنہ حسینؓ [5]

یارب ! بحق خونِ شہیدان کربلا

اے اللہ ! امام حسینؓ کی پیاس کی حرمت کے صدقہ، اے اللہ! کربلا کے شہیدوں کے خون کے طفیل

بحق عابد [6] و باقر [7] امام دیں

یارب! بحق جعفر [8] وہم موسیٰ [9] و رضا [10]

اے اللہ ! حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر کا واسطہ، اے اللہ! امام جعفر، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا کا واسطہ

بحرمت تقی [11] و عزت نقی [12]

یارب! بحق عسکری [13] آنِ شاہِ پیشوا

اے اللہ ! امام محمد تقی کی حرمت اور امام علی نقی کی عزت کا واسطہ، اے اللہ! امام حسن عسکری کا واسطہ جو پیشواؤں کے بادشاہ ہیں۔

یارب! بحق مہدی [14] ہادی کہ ذات اُو

مانند مصطفےٰ است مولا و مرتضےٰ

اے اللہ ! اس ہادی برحق امام مہدی کا واسطہ جو حضرت محمد مصطفےٰ کی طرح مولا

ومرتضٰی ہیں۔

یارب بحق جملہ پیغمبران خود

یارب ! بحق جملہ ارواح انبیاء

اے اللہ ! تجھے اپنے تمام پیغمبروں کاواسطہ اور اے اللہ ! تجھے واسطہ تمام انبیاء علیہم السلام کی ارواح کا۔

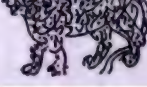
دار و معینؒ امید درآں دم ز لطف خود

بخشی وُرابہ شاہِ شہیدانِ کربلا

اے اللہ ! معین الدین اس وقت تجھ سے لطف و کرم کا امید دار ہے۔ اس کو شاہِ شہیدانِ کربلا کے طفیل بخش دے۔

نوٹ : اگر آپ اپنے لیے مناجات کرنا چاہتے ہیں تو (معین) کی جگہ اپنا نام لیکر دعا کریں۔ انشاء اللہ ہر مشکلات ، ہر دکھ، ہر پریشانی، ہر بیماری کو کلی شفاء حاصل ہوگی اور ہر دعا قبول ہوگی۔

ناد علی



نقش نادِ علی علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَادِ	عَلِيًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ
عَلِيًّا	مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ
مَظْهَرَ	الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي
الْعَجَائِبِ	تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ
تَجِدْهُ	عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ
عَوْنًا	لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ
لَكَ	فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ
فِي النَّوَائِبِ	كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ
كُلُّ	هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ
هَمٍّ	وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ
وَغَمٍّ	سَيَنْجَلِي	بِعَظَمَتِكَ	يَا اَللّٰهُ	بِنُبُوَّتِكَ	يَا مُحَمَّدُ	بِوِلَايَتِكَ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ	يَا عَلِيُّ

نقش نادِ علیؑ جو کہ ۱۱۰ خانوں پر تیار کیا گیا ہے نہایت مجرب اور سود مند ثابت ہوا ہے اس نقش کو ہر جائز مطالبات اور مقصد کے لیے نوچندی جمعرات کو نیک ساعت میں لکھ کر گلے یا بازو میں باندھیں۔ لکھنے سے قبل اور آخر میں اور گلے یا بازو میں باندھنے سے قبل اور آخر میں بھی دس دس بار درود ضرور پڑھیں

نَادِ علیًا مَظْهَرِ الْعَجَآئبِ ،

تَجِدْہ عُونًا لَکَ فِی النّوائِبِ

کُلّ ھَمّ وَ غَم سَینجَلِی

بَعَظْمَتِکَ یَا اللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ

بَنَبوّتَکَ یَا مُحَمّدً یَا مُحَمّد

یَا مُحَمّد

بِوَلاَیَتکَ یَا علّیً یَا علّیً

درودِ تاج ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا وَمَوْلانا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ۝ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۝ جَمِیْلِ الشِّیَمِ ۝ شَفِیْعِ الْاُمَمِ ۝ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۝ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ

وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ۝ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ
رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ
الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ ۝ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ
الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ
قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ
جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى
الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ۝ يٰاَيُّهَا
الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَسَلِّمُوْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝

(٣٦) سُورَةُ يسٓ مَكِّيَّة
وَآيَاتُهَا ثَلَاثٌ وَثَمَانُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ
الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ
غَافِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى
الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا
وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾
وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلذِّكْرَ وَخَشِيَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ ٱلْمَوْتَىٰ
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا۟ وَءَاثَٰرَهُمْ وَكُلَّ شَىْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ
فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَٱضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَٰبَ ٱلْقَرْيَةِ إِذْ
جَآءَهَا ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ ٱثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوٓا۟ إِنَّآ إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا۟ مَآ أَنتُمْ
إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ أَنزَلَ ٱلرَّحْمَٰنُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا
تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا۟ رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾
وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوٓا۟ إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ
لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا۟ لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾
قَالُوا۟ طَٰٓئِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾
وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا ٱلْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱتَّبِعُوا۟

ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾ ٱتَّبِعُوا۟ مَن لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَهُم
مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا لِىَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾
إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّىٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ
فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِى
يَعْلَمُونَ ۙ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾
* وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ
وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ
خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ
إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم
مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا

جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ
أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا
جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ ٱلْعُيُونِ ﴿٣٤﴾
لِيَأْكُلُوا۟ مِن ثَمَرِهِۦ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾
سُبْحَٰنَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَزْوَٰجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلْأَرْضُ
وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلَّيْلُ
نَسْلَخُ مِنْهُ ٱلنَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَٱلشَّمْسُ
تَجْرِى لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ ٱلْعَزِيزِ ٱلْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾
وَٱلْقَمَرَ قَدَّرْنَٰهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَٱلْعُرْجُونِ ٱلْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾
لَا ٱلشَّمْسُ يَنۢبَغِى لَهَآ أَن تُدْرِكَ ٱلْقَمَرَ وَلَا ٱلَّيْلُ سَابِقُ
ٱلنَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَءَايَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا
ذُرِّيَّتَهُمْ فِى ٱلْفُلْكِ ٱلْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِۦ

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا

هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَٰعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّقُوا۟ مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ مِّنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِمْ إِلَّا

كَانُوا۟ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا۟ مِمَّا

رَزَقَكُمُ ٱللَّهُ قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنُطْعِمُ

مَن لَّوْ يَشَآءُ ٱللَّهُ أَطْعَمَهُۥٓ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٤٨﴾

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَآ إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾

وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ ٱلْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا۟ يَٰوَيْلَنَا مَنۢ بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا

مَا وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا
صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾
فَٱلْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَٰبَ ٱلْجَنَّةِ ٱلْيَوْمَ فِى شُغُلٍ
فَٰكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَٰجُهُمْ فِى ظِلَٰلٍ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَٰكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾
سَلَٰمٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَٱمْتَٰزُوا۟ ٱلْيَوْمَ أَيُّهَا
ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ * أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ
أَن لَّا تَعْبُدُوا۟ ٱلشَّيْطَٰنَ ۖ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ
ٱعْبُدُونِى ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ
جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا۟ تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِۦ جَهَنَّمُ
ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ ٱصْلَوْهَا ٱلْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ

تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ ٱلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ
أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ
نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰٓ أَعْيُنِهِمْ فَٱسْتَبَقُوا۟ ٱلصِّرَٰطَ فَأَنَّىٰ
يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنَٰهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا
ٱسْتَطَٰعُوا۟ مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ
فِى ٱلْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا
يَنۢبَغِى لَهُۥٓ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْءَانٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ
مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ ٱلْقَوْلُ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ
يَرَوْا۟ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَٰمًا فَهُمْ لَهَا
مَٰلِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا
يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَٰفِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا
يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ ءَالِهَةً لَّعَلَّهُمْ

يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ
مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ
وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن
نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا
وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾
قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا
أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ
الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ
كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ
شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

(٧٢) سُورَةُ الجِنِّ مَكِّيَّة
وَآيَاتُهَا ثَمَانٍ وَعِشْرُون

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓا۟ إِنَّا سَمِعْنَا
قُرْءَانًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِىٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ
بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿٢﴾ وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ صَٰحِبَةً
وَلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ﴿٤﴾
وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ﴿٥﴾
وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ

فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ
ٱللَّهُ أَحَدًا ﴿٧﴾ وَأَنَّا لَمَسْنَا ٱلسَّمَآءَ فَوَجَدْنَـٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيدًا وَشُهُبًا ﴿٨﴾ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَـٰعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن
يَسْتَمِعِ ٱلْـَٔانَ يَجِدْ لَهُۥ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿٩﴾ وَأَنَّا لَا نَدْرِىٓ
أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِى ٱلْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿١٠﴾
وَأَنَّا مِنَّا ٱلصَّـٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا ﴿١١﴾ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن نُّعْجِزَ ٱللَّهَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَن
نُّعْجِزَهُۥ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا ٱلْهُدَىٰٓ ءَامَنَّا بِهِۦ ۖ فَمَن
يُؤْمِنۢ بِرَبِّهِۦ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ﴿١٣﴾ وَأَنَّا مِنَّا
ٱلْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ تَحَرَّوْا۟
رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَأَمَّا ٱلْقَـٰسِطُونَ فَكَانُوا۟ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾
وَأَلَّوِ ٱسْتَقَـٰمُوا۟ عَلَى ٱلطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَـٰهُم مَّآءً غَدَقًا ۙ ﴿١٦﴾

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِۦ يَسْلُكْهُ عَذَابًا
صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾
وَأَنَّهُۥ لَمَّا قَامَ عَبْدُ ٱللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا۟ يَكُونُونَ عَلَيْهِ
لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا۟ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٠﴾
قُلْ إِنِّى لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّى لَن
يُجِيرَنِى مِنَ ٱللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾
إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِسَٰلَٰتِهِۦ ۚ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ
فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا۟
مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾
قُلْ إِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّىٓ
أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾
إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا

هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا

كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا

رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ

مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا

خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَـٰلَـٰتِ رَبِّهِمْ
وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًۢا ﴿٢٨﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝



حضرت امام جعفر صادق وارث علم نبوت

آپ نے اس غیبی دعا کے پندرہ اہم فضائل بیان فرمائے ہیں۔ جو ہم یہاں ہدیہ کر رہے ہیں۔ جس کا طریقہ نہایت آسان و سہل ہے۔ نماز کی پابندی کے ساتھ بعد نماز عشاء اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور صرف اکتالیس مرتبہ اس غیبی دعا (ناد علیؑ) کو تلاوت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جس حاجت کے لیے آپ اس دعا کے وسیلہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے رجوع کریں گے وہ حاجت پوری ہوگی لیکن یقین کامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی معیاد چالیس روز ہے۔ یعنی ان دنوں کے اندر اندر آپ کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ اللہ ہی ہر مشکل کو آسان و دور کرنے والا ہے۔ وہی حکمت والا قوت والا ہے۔ جب آپ کی مشکل آسان ہو جائے تو نیاز دلا کر شرینی بچوں میں تقسیم کریں۔

نیک مقاصد

بعد نماز عشاء حصول نیک مقاصد کے لیے ہر روز اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور دعائے غیبی (ناد علیؑ) 66 بار تلاوت کریں اس کی کوئی معیاد نہیں ہے یہ آپ کی عاجزی پر منحصر ہے۔ قلب میں جس قدر لگن ہوگی اس قدر جلد کامیابی آپ کی خوش قسمتی پر دستک دے گی۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

لاعلاج

وہ حضرات جن کی بیماری لاعلاج قرار دیدی گئی ہو اور وہ زندگی سے مایوس ہو گئے ہوں ان کے لیے یہ غیبی دعا ایک کرشمہ، ایک معجزہ ہے۔ قلب کی سچائی اور کامل ایمان کے ساتھ اس دعا کو پڑھیے اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی کرم نوازی دیکھیے۔ اس نے اس غیبی دعا میں کیا تاثیر عطا فرمائی ہے۔ اگر مریض خود نہ پڑھ سکتا ہو تو کوئی بھی جو پنجگانہ نماز کا پابند ہو بارش کے پانی پہ صبح نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد ہر روز سات بار اس غیبی دعا (نادعلیؑ) کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔ اس عمل کے کرتے وقت کوئی بھی ناقص خیالات یا وسوسہ ذہن میں پیدا نہ ہونے دے۔ یہ ان اہل ایمان کے لیے ہے جو یقین کی دولت سے مالا مال ہیں۔ ''ھوالشافی'' اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

جن و آسیب

بہت سے حضرات ان چیزوں پر یقین نہیں رکھتے لیکن جب وہ اس قسم کی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو کسی عامل کامل کی تلاش میں بھاگے پھرتے ہیں۔ لیکن جو اہل ایمان ہیں وہ ان مخفی قوتوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ جن، آسیب، بدروح اور نظر بد سے نجات حاصل کرنے کے لیے نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر درود شریف اور چار مرتبہ نادعلیؑ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اس کے چھینٹے اس مریض پر ماریں جو مبتلائے مصیبت ہو اور اکتالیس بار اس دعا کو پڑھ کر اس مریض پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں وہ اس پریشانی سے نجات حاصل کر لے گا۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

ہر دل عزیزی

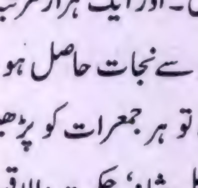
جو حضرات چاہتے ہیں کہ لوگ ان سے محبت رکھیں۔ عوام و خواص میں وہ ہردلعزیز رہیں تو انہیں چاہئے کہ اپنی ذات میں نرمی پیدا کریں۔ اخلاق کو بلند رکھیں، گفتار میں شریں اور نماز میں عاجزی پیدا کریں۔ اور ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف پڑھیں اور 47 مرتبہ نادعلیؑ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے اپنے چہرے اور پورے جسم پر پھیریں۔ انشاء اللہ آپ اپنے پرائے تمام احباب میں ہردلعزیز ہوں گے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔





رنج و غم

اگر کسی بہت زیادہ پریشانی اور مشکل نے آپ کو آگھیرا ہے، رنج و غم کے حصار نے آپ کے چاروں طرف پہرہ بٹھا دیا ہے تو آپ روزانہ ہر نماز میں جس قدر استغفار پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔ اور ایک ہزار مرتبہ نادعلیؑ کی تلاوت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو جملہ رنج و غم سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ اگر آپ ہر روز اس مقدار میں تلاوت نہ کر سکیں تو ہر جمعرات کو پڑھیں اور روزانہ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اللہ جل شانہٗ حکمت والا قوت والا ہے۔



پیغام مسرت

آپ کسی کو پیغام دیکر کہیں بھیج رہے ہیں۔ اور اس سے اچھی توقعات رکھتے ہیں تو آپ اکتالیس مرتبہ نادعلیؑ تلاوت کر کے اس کے کان میں دم

کردیں۔ لیکن اپنے قلب میں وہ نیت ہونی چاہئے جس کی توقع آپ رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ وہ آپ کے پیغام کا جواب مسرتوں سے لبریز لیکر لوٹے گا۔ اس کی واپسی پر نیاز دلائیں اور شرینی بچوں میں تقسیم کریں۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

بے گناہ

جیسا کہ یہ دور نفسا نفسی، جھوٹ، فریب کے مدوجذر میں اٹا ہوا ہے۔ یہاں آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ بے گناہ مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی بے گناہ جرم میں گرفتار ہو جائے تو اس شخص کو چاہئے نماز کی پابندی کرے اور عاجزی سے اپنے لیے سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا مانگے اور وسیلہ اس غیبی دعا نادعلیؑ کو بنائے۔ یعنی نماز عشاء کے بعد روزانہ چالیس مرتبہ اس دعا کو تلاوت کرے۔ اور اپنے اوپر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد اس مصیبت سے نجات حاصل کر لے گا۔ اللہ جل شانہ کرم فرمائے گا، وہی حکمت والا قوت والا ہے۔



جواب طلب

آپ کے عزیز و اقارب کہیں دور ہیں۔ آپ ان کے لیے پریشان ہیں۔ خط بھی آپ لکھتے ہیں لیکن جواب سے محروم رہتے ہیں۔ دل ان کی طرف سے بے چین و پریشان رہتا ہے۔ چند لفظ آپ کی پریشانی دور کر سکتے ہیں۔ اگر ایسے حالات ہوں تو آپ کو چاہئے بعد نماز عشاء اپنا منہ اس طرف کر کے جائے نماز پر بیٹھیں جس سمت آپ کے وہ عزیز ہوں اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں اور 65 مرتبہ اس غیبی دعا (نادعلیؑ) کی تلاوت کریں اور اللہ جل شانہ سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین روز میں آپ کو جواب موصول ہو جائے گا۔ یا وہ کسی بھی ذریعہ سے آپ کی پریشانی سے آگاہ ہو جائے گا۔ اللہ ہی حکمت والا قدرت والا ہے۔



برائے حصول دولت وجاہ و حشم

جو حضرات چاہتے ہیں کہ ان کی غربت امارت میں بدل جائے اور ان کی عزت، مرتبہ جاہ و حشم بڑھے تو انہیں چاہئے کہ اپنے اخلاق کو بلند کریں۔ لہجے

میں انکساری پیدا کریں اور ہر نماز میں استغفار کا ورد رکھیں۔ اور نادعلیؑ کو مندرجہ ذیل طریقے سے ہر روز تلاوت کریں۔

کسی بھی گوشہ تنہائی میں ایک جگہ مقرر رکھ کے بعد نماز فجر اپنے کپڑوں پر بھی خوشبو لگائے اور کمرے میں بخور جلائے۔ اور مقررہ وقت کی پابندی کے ساتھ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور 91 مرتبہ غیبی دعا (نادعلیؑ) کی تلاوت کرے اگر دوران سفر میں ہو تو اس مصلیٰ کو اپنے ہمراہ رکھے اور اس پر پابندی وقت کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھے اور تا زندگی یہ عمل ترک نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تمام زندگی عزت و وقار کے ساتھ گزرے گی۔ لیکن تکبر کی کوئی بھی ہلکی آنچ کوشش کریں کہ آپ کے اس وقار و عزت کو جھلسا نہ دے۔ اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



جاہ و جلال

یہ بھی ان حضرات کے لیے گوہر نایاب ہے جو دولت، جاہ و جلال، جاہ و حشم چاہتے ہیں۔ اس کے لیے بھی وہی شرائط عائد ہوتی ہیں۔ یعنی اخلاق کی بلندی، عجز و انکساری، عبادت الٰہی میں ذوق و شوق، آپ نماز عشاء یا فجر کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ نادعلیؑ کی تلاوت کریں۔ اسے اپنا روزانہ کا معمول بنا لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے اثرات جوں جوں آپ کی زندگی پر ظاہر ہوں گے آپ بلندی کی طرف پرواز کرتے رہیں گے۔ اللہ جل

شانہ' حکمت والا قوت والا ہے۔



مہم سر ہو

اگر آپ کسی پریشانی میں مبتلائے مصیبت ہیں یا کوئی مہم درپیش ہے یا ایسا کوئی کام جو نیک مقاصد کے لیے ہے اور اسے جلد از جلد حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بعد نماز عشاء دو رکعت حاجت ذہن میں رکھ کر نماز ادا کریں۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کریں اور حضرت علیؓ کی خدمت بابرکت میں ہدیہ کر کے ستر مرتبہ غیبی دعا ناد علیؓ کی تلاوت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی روز نہیں تو تین روز متواتر عمل کی برکت سے آپ کی تمنا پوری ہوگی اور وہ مہم خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



دشمن مطیع

آپ کوشش کریں کہ کوئی بھی آپ کا دشمن نہ ہو۔ سب ہی آپ کے دوست

ہوں۔ اگر کوئی کسی بھی غلطی یا غلط فہمی کے سبب آپ کا دشمن بن گیا ہے تو آپ اس کی ہدایت کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کریں اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر درود شریف پڑھیں اور اس کا تصور کر کے اٹھارہ مرتبہ اس غیبی دعا ناد علیؑ کی تلاوت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پندرہ یوم میں دشمنی چاہت میں بدل جائے گی، ہر روز ہر نماز کے بعد اس کے لیے دعا ضرور کریں۔ اللہ جل شانہٗ حکمت والا قوت والا ہے۔



زبان بندی

کچھ حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں خوامخواہ بدخوہی کی عادت ہوتی ہے، آ بیل مجھے مار کے مترادف دشمنی پال لیتے ہیں۔ آپ کتنا ہی ان سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں لیکن وہ اپنی ابلیسی عادت سے باز نہیں آتے۔ ایسے دشمن کے لیے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اس غیبی دعا ناد علیؑ کی تلاوت کریں۔ اور تصور میں اس دشمن کی خاموشی اختیار کرنے کی نیت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند ہو جائے گی اور بدخواہی سے باز آجائے گا۔





زیارت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

وہ آنکھیں کس قدر مقدس ہیں جنہوں نے میرے نبی پاک حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا۔ اگر آپ عشق رسول سے معمور ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ زیارت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کریں تو آپ نماز عشاء کے بعد باوضو، نیت دیدار، اول و آخر ایک ایک تسبیح درود پاک کی تلاوت کریں۔ اور پھر پانچ سو مرتبہ دعا غیبی نادعلیؑ کی تلاوت کر کے اسی مقام پر سو جائیں انشاء اللہ اسی شب آپ اس عظیم مرتبہ پر فائز ہو جائیں گے۔ دیدار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا وجود اس نور کی تجلیات سے جگمگا اٹھے گا۔ لیکن اس کا ذکر کسی سے مت کیجئے گا۔ یہ وہ مستی، شراب عشق ہے جس میں کوئی دنیا نہیں، اس مدہوشی کے بعد ہوش کی تمنا کفر ہے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

یہ پندرہ اعمال و فضائل حضرت امام جعفر صادق کے ارشاد فرماتے۔ جو ہم نے اہل ایمان کے لیے رقم کیے۔ اہل چشم کے لیے نور کی تجلیاں ہیں اور نابینا تو تاریکی کے مسافر ہیں۔ اللہ جل شانہٗ حکمت والا قوت والا ہے۔

رضائے الٰھی کے لیے

عظیم ہیں وہ بندے جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوش نودی حاصل ہے۔ وہی اللہ جل شانہ کے برگزیدہ بندے اور دوست ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کی خوش نودی حاصل رہے تو آپ ہر نماز کے بعد روزانہ بلاناغہ نادعلیؓ اکتالیس مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی طلب کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس روز کے اندر ہی آپ کی دعا شرف قبولیت حاصل کر لے گی۔ جو نور کا ظہور ہوگا اسے تو صرف آپ ہی محسوس کر سکیں گے لیکن کسی سے ذکر مت کیجئے گا۔ اور خود کو زیادہ سے زیادہ عبادت میں مشغول رکھیں۔ اگر قلب ایمان کی سچائی، عشق الٰہی سے آئینہ ہے تو پھر ہر سو آپ کے اطراف روشنی ہی روشنی ہے۔ اللہ جل شانہٗ حکمت والا قوت والا ہے۔

اللہ مجھے عبادت میں یکسوئی عطا فرما

بے شک ہر انسان کو یہ دعا ہر وقت ہر لمحہ مانگنی چاہئے۔ اگر کسی کا دل اللہ

جل شانہ کی عبادت سے فرار اختیار کرتا ہے اور مائل نہ ہوتا ہو تو اسے چاہئے، اپنی کاہلی، سستی سے جنگ کرے، اس کے خلاف اپنی قوت ارادی سے محاذ قائم کرے اور نماز ادا کرے۔ نماز میں خیالات کا ہجوم ہو اور ذہن ادھر اُدھر بھٹکتا ہو تو ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور اکتالیس مرتبہ غیبی دعا نادعلیؑ پڑھے اور سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے لیے دعا مانگے۔ انشاء اللہ چند روز کی مسلسل کوشش اور عاجزی سے اس کی طبیعت عبادت الٰہی کی طرف مائل ہو جائے گی۔ لیکن نادعلیؑ کا ورد جاری رکھے۔ اور پھر اللہ جل شانہ کی کریمی دیکھیے۔ وہی حکمت والا قوت والا ہے۔



ہر اقسام کے درد کیلئے

سب سے پہلے تو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہے کہ اس عمل کے لیے آپ کو روغن بلسان کی ضرورت ہوگی جو صرف مکہ شریف یا مدینہ شریف ہی میں دستیاب ہوتا ہے۔ جو قیمتی ترین ہے۔ اگر وہ دستیاب ہو جائے تو بہت ہی بہتر ہے اگر روغن بلسان دستیاب نہ ہو سکے تو روغن زیتون پر آپ اس عمل کو کر سکتے ہیں۔ اللہ ہی شفاء دینے والا ہے۔

عمل کرنے والا پنج وقت کا نمازی ہو، صبح نماز فجر کے بعد کوئی بھی پاک صاف شیشے کی پلیٹ پر ایک مرتبہ نادعلیؑ زعفران، عرق گلاب سے لکھیں۔ اور روغن بلسان یا روغن زیتون سے اس پلیٹ کو پانی کی مانند دھو کر تیل کسی بھی شیشی

میں محفوظ کر لیں۔ اور اکیس روز اول و آخر درود شریف پڑھیں اور ستر مرتبہ دعائے غیبی (نادعلی) پڑھ کر اس شیشی میں تیل پر دم کریں۔ اکیسویں روز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہ السلام کی نیاز دلا کر شرینی بچوں میں تقسیم کردیں اور سجدہ بسجود ہو کر اللہ جل شانہ سے شفاء کے لیے دعا مانگیں۔ پھر جس مقام پر درد ہو اس جگہ پر تیل کی خوب اچھی طرح مالش کریں اس مقام کو ہوا سے بچائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں درد میں آرام آجائے گا۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

اولاد نرینہ کیلئے

یہ عمل ان خواتین کے لیے خاص الخاص ہے جو اولاد نرینہ کی تمنا رکھتی ہوں اور ان کی امید بر نہ آتی ہو۔ یہ نایاب عمل ہے۔ بس یہ گوہر نایاب ہے جاہلوں سے اسے محفوظ رکھیں۔

جو خاتون یہ چاہتی ہے کہ اس کی یہ دلی تمنا پوری ہو اسے پہلے تو نماز کا پابند ہونا ضروری ہے۔ وہ سات روز ہر نماز کے بعد ایک سو ایک بار استغفار کا ورد کرے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

سات روز کے بعد سات روزے رکھے اور ہر نماز کے بعد غیبی دعا نادعلیؑ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ایک سو ایک بار نادعلیؑ کا ورد رکھے۔ اور پھر ایک مرتبہ حضرت فاطمۃ الزہرہ کی تسبیح پڑھیں۔ دعا غیبی (نادعلیؑ) کو کسی

شیشے کی پلیٹ پر زعفران عرق گلاب سے لکھے اور آب زم زم یا آب نسیاں سے دھو کر پئے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ لکھنے کے دوران بھی نادعلیؓ کا ورد جاری رہے۔ اس عمل کو سات روز کریں اور مندرجہ ذیل نقش کو گلاب کے عرق میں زعفران کی سیاہی سے کسی بھی سفید کاغذ پر نماز فجر میں تحریر کریں۔ اور اپنے دائیں بازو پر بندھ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے فرزند کی خوش خبری ملے گی اور اس کی اولاد نرینہ کی تمنا جلد از جلد پوری ہو گی۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

نقش مکرم یہ ہے

یامیکائیل　　　　یاجبرائیل

۱۲۴۱۲	۱۲۴۱۵	۱۲۴۱۸	۱۲۴۰۵
۱۲۴۱۷	۱۲۴۰۶	۱۲۴۱۱	۱۲۴۱۶
۱۲۴۰۷	۱۲۴۲۰	۱۲۴۱۳	۱۲۴۱۰
۱۲۴۱۴	۱۲۴۰۹	۱۲۴۰۸	۱۲۴۱۹

یااسرافیل　　　　یاعزرائیل

یاعلی یاعلی یاعلی
یاعلی یاعلی یاعلی
یاعلی یاعلی یاعلی



نادعلی

گھریلو جھگڑا

اکثر گھر میں ذرا ذرا سی بات پر فساد برپا ہو جاتا ہے اور آپس میں تناؤ کی کیفیت رہتی ہے۔ اس کی وجہ کچھ بھی ہو سکتی اگر آپ کے گھر میں اس قسم کی آلودگی رہتی ہے تو آپ نماز کی مکمل پابندی کریں اور استغفار کا ورد کرتے رہا کریں۔ اور ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف پڑھیں ار ایک ایک مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھا کریں۔ بعد پڑھنے کے سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کریں۔ اللہ جل شانہ گھر کو امن وسکون کا گہوارہ بنا دے۔ اکیس روز کے اندر اندر کرم کی ایسی بارش ہوگی کہ گھر میں چھائی ہوئی تمام جھگڑے فساد کی آلودگی جھلس کر رہ جائے گی۔ اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

مرض کوڑھ سے نجات

یہ بہت ہی منحوس بیماری ہے۔ اس سے جسم تو بدنما ہوتا ہی ہے لیکن ساتھ ساتھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے جگہ جگہ آبلے وجود میں شگاف دیکر ابھر آئے ہوں اور جلد بوسیدہ ہو کر اذیت کے عذاب میں مبتلا کر رہی ہو۔ اگر کسی کو یہ

مرض ہوتو اسے چاہئے کہ وہ جس حالت میں ہے اسی حالت میں نماز ادا کرے۔ اگر وہ خود نہ کر سکے تو کوئی اسکے عزیز و احباب جو پانچ وقت کے نمازی ہوں، ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف اور تین سو تیرہ مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھیں اور اس مریض پر دم کریں۔ یہ عمل مسلسل بغیر کسی ناغہ کے چالیس روز کریں اور ہر روز پنجتن پاک کی فاتحہ دے کر شرینی بچوں میں تقسیم کریں (چاہے روپے دو روپے کی ہو)۔ مریض کو چاہئے کہ نادعلی ورد جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی دنوں میں مرض میں افاقہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور چالیس روز کے اندر اندر شفاء کلی ہوگی۔ اللہ جل شانہ حکمت والا قوت والا ہے۔



ظالم کی ہلاکت کیلئے

اگر کوئی دشمن مسلسل ظلم کر رہا ہوں اور اپنی نجس حرکتوں سے باز نہ آتا ہو، آپ کو اس سے اپنی جان کا خطرہ ہو یا اہل محلہ اس کے ظلم سے پریشان ہوں، ایسے بدبخت کی ہلاکت کے لیے بروز بدھ طلوع آفتاب کے وقت اکتالیس مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھیں لیکن (نادعلیؑ) سے پہلے یہ پڑھیں:

یا اللہ صمدی من عندك مددی و علیك مددی

اس کے بعد اکتالیس مرتبہ نادعلیؑ اور آخر میں مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔ لیکن عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے مقصد کے نیت کر لیں ہو سکے تو اس کا چہرہ تصور میں لائیں۔

يا ابا الغيث اغثي يا علي ادركني برحمتك يا ارحم الرحمين

اللہ جل شانہ حکمت والا قوت والا ہے۔



ضعیفی و کمزوری

عمر کے ساتھ ساتھ جسم میں کمزوری و ضعیفی آتی ہے۔ کچھ بیماری، غم و فکر کے سبب کمزور ہو جاتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ نماز کی مکمل پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ستر بار غیبی دعا (نادعلیؑ) پڑھے اگر ہر نماز کے بعد نہ ہو سکے تو نماز فجر کے بعد یا نماز عشاء کے بعد پڑھے۔ پھر قدرت کا کرشمہ، اللہ جل شانہ کا کرم ملاحظہ فرمائیے۔ وہی حکمت والا قوت والا ہے۔



شفاء هی شفاء

دعائے غیبی اللہ جل شانہ کا ایسا عطیہ ہے جس پر اہل ایمان جس قدر ناز کریں کم ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دعا کے اسرار سے آگاہ ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

نماز کی پابندی کے ساتھ ہر نماز عصر کے بعد اول و آخر درود شریف پچیس مرتبہ غیبی دعا (نادعلیؑ) پڑھ کر اپنے پورے وجود پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی بیماری آپ کے جسم کو چھو نہ سکے گی لیکن ایمان محکم اور یقین کامل شرط ہے۔ اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

جسمانی بیماریاں

اگر آپ کسی بھی جسمانی بیماری میں مبتلا ہیں، یقین کامل کے ساتھ نماز کی پابندی کریں اور نماز مغرب کے بعد اول و آخر درود شریف اٹھائیس مرتبہ غیبی دعا (نادعلیؑ) کی تلاوت کر کے اپنے ہاتھوں پر دم کریں اور پورے جسم پر پھیریں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر دم بھی کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جسمانی بیماریوں کو جلد از جلد شفا حاصل ہوگی ۔ یہ ورد مسلسل جاری رکھیں۔ اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

زیارت حضور پُرنور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کس قدر خوش قسمت ہے جسے اس دنیا میں میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کے دیدار کی سعادت عطا ہو جائے۔ جسے میرا پروردگار محبوب رکھتا ہو۔ اس محبوب کا دیدار ہو۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ وہ مومن اپنی خوش بختی پر جس قدر ناز کرے کم ہے لیکن یہ دیدار و جمال اسے ہی حاصل ہوتا ہے جو عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرشار ہو۔ آپ اگر یہ چاہتے ہیں کہ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے فیضیاب ہوں تو آپ مکمل یقین و ایمان، طہارت و پاکیزگی کے ساتھ بعد نماز عشاء اول وآخر درود شریف ایک سو ایک بار پڑھیں۔ درمیان میں دعائے غیبی (ناد علیؑ) پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ محبت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے سینے میں موجزن ہے تو اس شب انوار نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف یاب ہوں گے۔ اگر اس روز دیدار سے محروم رہیں تو یقیناً ہماری چاہت ہی میں کمی رہے گی۔ جس بستر پر آپ سوئیں وہ پاک صاف اور اس پر پاک چادر بچھی ہونی چاہئے اور قلب میں صرف اور صرف آرزوئے دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ آپ روزانہ اس ورد کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ چند روز ہی میں آپ کی آرزو پوری ہوگی لیکن اس سعادت کا ذکر کسی سے مت کیجئے اور قلب کو ہمیشہ ان کے نور سے منور رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



دیدار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ طاہرینؑ

یہ سعادت حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے لیکن شرط چاہت ضروری ہے جس کا قلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لیے بے قرار و بے چین ہو اور آئمہ طاہرینؑ سے محبت ہو ان کے لیے دیدار انوار و نور قطعی مشکل نہیں۔ اگر آپ واقعی ان کے دیدار کے لیے بے چین ہیں اور چاہت کا سمندر سینے میں موجزن ہے تو آپ شب جمعہ ابتدائی اول جمعہ کو پاک صاف ہو کر خود کو خوشبو سے معطر کریں اور بستر بھی صاف اور پاکیزہ ہو۔ اس روز خاص طور پر آپ غسل کر کے پاس صاف کپڑے پہنیں اور بستر کے قریب جاء نماز بچھا کر عد نماز عشاء گیارہ گیارہ بار اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ درمیان میں ایک ہزار مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھیں اور درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف کروٹ لیکر سو جائیں، انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں زیارت انوار پُر نور سے مشرف یاب ہوں گے۔

ہر مرض کا علاج

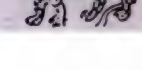
امام علامہ بونی نے اپنی تحقیق و عمل میں تحریر فرمایا ہے کہ دعائے غیبی

(نادعلیؑ) تمام امراض کے لیے شفا ہے اور ان امراض کے لیے بھی جو لاعلاج ہیں۔اس دعا کی برکت سے اللہ جل شانہ ہر مرض کو شفاء عطا فرماتے ہیں۔ایسے امراض جن کا علاج طویل عرصہ سے جاری ہے اور آپ مختلف جگہوں سے علاج کرا کرا کر تنگ و عاجز آ چکے ہیں ان کے لیے یہ تحفہ اللہ جل شانہ ہے۔

آپ نے اپنے مجربات میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ایک شخص جس کا نام محمود تھا اور وہ کافی عرصہ سے جذام کے مرض میں مبتلا تھا۔جس زمانے کا یہ واقعہ ہے اس زمانے میں جذام نہایت خراب و اچھوت مرض سمجھا جاتا تھا۔اس لیے ہر شخص اس سے بیزار تھا۔اسے جب اس دعائے غیبی کے بارے میں علم ہوا تو اس نے یہ عمل شروع کیا اور دو ہفتوں میں اللہ جل شانہ کے کرم سے مکمل صحت یاب ہو گیا اور اس کے وجود پر جلد کے کسی بھی حصہ پر اس مرض کے کوئی نشانات نہ تھے۔ایمان کامل یقین محکم ہے تو مندرجہ ذیل عمل کر کے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم سے فیض حاصل کریں جس نے یہ دعائے غیبی مومنوں کے لیے تحفہ عطا فرمائی ہے۔

کوئی بھی شخص جو نماز کی مکمل پابندی کرتا ہو مریض کے قریب بیٹھے اول و آخر تین تین بار درود شریف درمیان میں سات مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھے اور پھر چار سو بائیس مرتبہ الشافی پڑھے اور مریض پر دم کرے اور اس کے ساتھ ہی ایک گلاس میں تھوڑا سا پانی لے کر اس پر دم کرے اور مریض کو پلائے یہ ورد اکیس روز جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر مرض میں اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائیں گے۔یہ نادعلیؑ کی برکت ہے کہ ہر مرض کو شفائے کاملہ نصیب ہوتی ہے۔اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

نادعلی



رب زدنی علماً

اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے علم میں اضافہ فرمائیں، اسے دین و دنیاوی علم میں روز بروز ترقی ہو اور علم کی راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں وہ دور ہو جائیں تو اسے چاہیئے کہ وہ اس دعائے غیبی (نادعلیؑ) سے استفادہ حاصل کرے اور ایمان و یقین کے ساتھ اس چشمہ کرم سے فیض حاصل کرے۔

ایسے علم کے شیدائی کو چاہیئے کہ نماز فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں ستر مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پوری توجہ و یکسوئی سے پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسے آب حیات سمجھ کر پی لے اور یہ عمل نماز عشاء کے بعد کرے۔ یہ عمل اکیس روز کرے اگر ہو سکے تو اسے اپنی زندگی کا ورد بنا لے۔انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کرم فضل باری تعالیٰ ایسے ایسے در کھلیں گے کہ اس کا سینہ علم کے نور سے جگمگا اٹھے گا علمی میدان کا وہ شہسوار رہے گا لیکن یہ یاد رہے علم حق و سچ کا ہو، فتنہ و فساد کا نہیں۔ ورنہ ذلیل و خوار ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

عمل ---

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی دعائیں قبول کرتا ہے اور کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔

ہر وقت ہر لمحہ اسی ہی کی عبادت کرو، حمد و ثناء میں مصروف رہو یہی بندگی ہے۔
اللہ تبارک و تعالیٰ ایسے بندے کی دعائیں قبول فرماتا ہے جو اس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ اگر آپ خود کو خوش نصیب بنانا چاہتے ہیں تو نماز کی مکمل پابندی کریں۔ اور ہر وقت اپنے وجود اپنے قلب کو پاکیزہ رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ جس کام میں ہاتھ ڈالیں آپ کو کامیابی نصیب ہو یقیناً ایسا ممکن ہے انسان پارس بن سکتا ہے جس دھات کو ہاتھ لگائے سونا بن جائے۔ اس کے لیے آپ کو بارگاہ الٰہی میں عاجزی اختیار کرنی ہوگی اور ہر لمحہ خود کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سپرد کرنا ہوگا۔ یعنی چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، ذکر الٰہی اختیار کریں۔ بیج مٹی میں دفن ہوتا ہے تو شجر بنتا ہے۔ اپنی ہستی کو مٹی میں دفن کر دیں اس کے لیے آپ نوچندی اتوار اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ بعد نماز مغرب ستر مرتبہ درود شریف کے درمیان دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھیں۔ یقین کو اس معراج کے ساتھ جہاں صرف اللہ ہی اللہ ایمان ہو۔ اسے پڑھنا بعد نماز مغرب ہے۔ ترتیب اس طرح ہے نوچندی اتوار کو ستر مرتبہ، پیر کو ساٹھ مرتبہ، منگل کو پچاس مرتبہ، بدھ کو چالیس مرتبہ، جمعرات کو تیس مرتبہ، جمعہ کو اکیس مرتبہ، ہفتہ کو گیارہ مرتبہ، اس ایک ہفتے میں اس دعائے غیبی (نادعلیؑ) کی تعداد دو سو بیاسی ہوگی۔ یہ مسلسل ہے۔ یعنی ہر ماہ کے پہلے اتوار سے سات روز بلاناغہ پڑھنا ہے۔ کب تک اس ورد کو جاری رکھنا ہے اس کی کوئی معیاد نہیں ہے۔ یہ تو آپ کے اپنے قلب کی سچائی، ایمان کی پختگی اور عاجزی کی شیریں میں ہے۔ دو ہفتے میں بھی دست غیب سے مدد ہو سکتی ہے اور دو مہینے میں بھی، سال بھی لگ سکتا ہے۔ جن اہل ایمان نے یہ عمل کیا تین ماہ کے اندر اندر ہی اس کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کرم نوازی کے دروازے کھول

دیئے۔ اور خوش نصیبی کا سیل رواں ہو گیا۔ یہ کام میں بدرجہ کمال فتوحات کے لیے طلسماتی عمل ہے۔ اس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ انسان کی سوچ ناقص نظر آتی ہے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



حاجت روا

یہ کیسے ممکن ہے بندہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کرے، ہاتھ اٹھائے اور پروردگار اپنے بندے کی دعا قبول نہ فرمائے۔ ناممکن ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ایمان ہے اور اگر ایمان مضبوط ہو اور بندے کے لہجے میں عاجزی اور قلب میں سچائی کے اشک ہوں تو دعا عرش کو چیرتی ہوئی معبود حقیقی کے روبرو فریاد کناں ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے اللہ جل شانہ کو بندے کی ادا پسند آجائے اور یہ دعا شرف باز یاب رہے۔ اور بندہ یہ سمجھ رہا ہو کہ میری دعا قبول نہیں ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ غلط فہمی ہی بندے کی محنت و عاجزی کو گناہ آلود کر دیتی ہے۔ جس شخص میں صبر، قناعت کی جس قدر قوت ہوگی اس کی کامیابی یقینی ہے۔ اس لیے ہر بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر کامل یقین رکھے اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے دے۔

یہ عمل جو ہم یہاں تحریر کر رہے ہیں یہ حاجت روا ہے۔ کوئی نیک خواہش، آرزو، دکھ، پریشانی یا غیب سے امداد میں مجرب زود اثر ہے۔ لیکن کامل یقین اور ایمان کی مکمل سچائی کے ساتھ اس عمل کو کریں۔

چاند کی ابتدائی تاریخوں میں آپ ایک وقت مقررہ پر چاہے نماز فجر یا نماز عشاء کے بعد باوضو ایک مقام پر اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھیں اور درمیان میں دعائے غیبی (نادِ علیؑ) سات مرتبہ تلاوت کریں۔

اس کے بعد چار رکعت نفل نماز قضائے حاجت کی نیت سے پڑھیں۔ اس نماز کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور دعائے غیبی (نادِ علیؑ) کے بعد چالیس بار سورہ اخلاص پڑھیں۔ اس طرح اسی ترتیب سے چار رکعت مکمل کریں اور سجدہ بسجود ہو کر جس قدر عاجزی و انکساری قلب کی سچائی سے بارگاہِ الٰہی میں اپنی حاجت بیان کریں اور جلد بازی نہ کریں نہ وقت کی پیمائش ہی رکھیں گڑگڑا کر دعا مانگیں اور خود کو اللہ کے حوالے کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے حضور ہر حاجت باعث مشرف قبولیت ہوگی۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



آب شفاء

پانی تو ہے ہی شفاء ظاہری اور باطنی طہارت کے لیے۔ انسانی وجود وصحت کے لیے، لیکن اس انسان کی پھیلائی ہوئی آلودگی کے سبب اس شفاء کو ناپید کر دیا ہے لیکن ہر جاندار کے لیے پانی جس قدر ضروری ہے اس سے تو کوئی منکر نہیں۔ چونکہ ہوا، پانی سے ہی زندگی ہے سانس کی آمدورفت جاری ہے۔ اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے لاکھ آلودگی کے بہتے ہوئے پانی کو پاک اور پاکیزہ قرار دیا ہے۔ لیکن اس پانی کو اگر آپ چاہیں تو رضائے اللہ تعالیٰ کے شفا بنا سکتے ہیں۔

کلام الٰہی میں اللہ جل شانہ نے وہ اسرار پوشیدہ رکھے ہیں جو صرف اور صرف اہل ایمان ہی یقین کی منزل سے حاصل کر پاتے ہیں۔ دعائے غیبی (نادعلیؑ) تحفہ باری تعالیٰ ہے۔ اگر آپ پریشان ہیں یا کوئی بیماری اذیت ناک ہے۔ آپ اس دعائے غیبی (نادعلیؑ) کو کسی باریک سفید پاک کاغذ پر عرق گلاب، زعفران سے لکھیں، پہلے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں درمیان میں دعائے غیبی (نادعلیؑ) تین سو تیرہ بار پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد یہ عمل کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد اسے کاغذ پر تحریر کر کے اسے پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پریشانی خوشی میں بدل جائے گی۔ اور بیماری کو شفا حاصل ہوگی۔ یہ عمل اس وقت تک کریں جب تک کہ آپ کی حاجت پوری نہیں ہو جاتی۔ اگر آپ کے پاس وقت کی قلت ہو یا کوئی پریشانی لاحق ہو تو جمعرات کے دن صبح نماز فجر کے بعد یہ عمل پڑھنے کے بعد 21 عدد کاغذ پر یہ دعائے غیبی عرق گلاب، زعفران سے تحریر کر کے رکھ لیں۔ اور تین وقت، صبح، دوپہر اور رات کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ اس طرح ہر ہفتے آپ عمل کر سکتے ہیں۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



ابلیس کی عشوہ طرازیاں

جب انسان کا ذہن پریشان ہو تو شیطانی وسوسے اسے گھیرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک تو انسان اللہ جل شانہ

کے احکام کی بجا آوری کرنے کی بجائے اپنی ذات کی ضرورتوں میں الجھ کر دن رات سامان تعیش و آرائش زندگی کے لیے دن رات کے سفر کو خواہش سے آلودہ کر لیتا ہے۔ ایسے میں ابلیس کی قوت اسے اپنے اعصاب میں بری طرح جکڑ لیتی ہے۔ اگر انسان اللہ جل شانہ کے احکام پر سجدہ بسجود رہے اور ہر کام اس کی رضا کے مطابق انجام دے تو اسے کوئی پریشانی شیطانی وسوسوں میں مبتلا نہیں کر سکتی۔ اگر آپ کو اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے تو استغفار کریں۔ رات کو اس قسم کے وسوسے آپ کی الجھنوں و پریشانی کا باعث ہے تو آپ رات کو سونے سے قبل بستر کو پاک صاف رکھیں اور نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد جب سونے کے لیے لیٹیں تو باوضو ہو کر اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں 21 ,11 مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پڑھ کر اپنے چاروں طرف دم کریں۔ اپنی ہتھیلیوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں اور سونے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ کوئی بھی شیطانی خواب پریشان نہیں کرے گا۔ آپ کو پرسکون نیند آئے گی۔ بُرے بُرے خواب آنے قطعی طور پر بند ہو جائیں گے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



بازیابی

اگر آپ کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا آپ کے کسی عزیز کو کسی نے اغوا کر لیا ہو ایسے میں آپ اللہ جل شانہٗ سے عاجزی کریں، ہر نماز کے بعد سجدہ بسجود ہو کر دعا

مانگیں۔ اس کے سوا با وضو ہو کر دو رکعت نماز حاجت ادا کریں۔ یہ نماز اگر آپ فجر کی نماز کے بعد کریں تو بہت بہتر ہے۔ سلام کے بعد ایک سو ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ دعائے غیبی (ناد علیؓ) پڑھنے کے بعد سجدہ بسجود ہو کر 1001 مرتبہ ''یا جامع'' کا ورد کریں۔ اور سیدھے بیٹھنے پر 1001 مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد سجدہ بسجود ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی حاجت کے لیے گڑگڑا کر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ آپ کی گمشدہ چیز یا اغوا شدہ چند ہی روز میں بازیاب ہو جائے گا۔ یہ لاثانی عمل ہے۔ لیکن یقین و ایمان کا کامل ہونا ضروری ہے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



عادت بد سے حفاظت

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر انسان کو بری صحبت اور برے ماحول سے محفوظ رکھے آمین۔ بعض اوقات بچے یا بڑے ایسے ماحول میں صحبت اختیار کر لیتے ہیں جس کے سبب وہ بری عادتوں میں مبتلا ہو کر زندگی کو دیمک لگا لیتے ہیں۔ اور پھر وہ ان بری عادتوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن طبیعت اس برائی کیطرف مائل گناہ رہتی ہے۔ ایسے انسان کو چاہئے کہ جس قدر جلد ممکن ہو خود کو اس برائی کے عنکبوت سے نکالے۔ نماز کی پابندی کرے اور جب بھی وقت ملے مسجد میں اپنا زیادہ وقت گزارے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے سجدہ بسجود ہو کر اس جہنم سے نکلنے کی

دعائیں مانگے۔ استغفار پڑھے اور چالیس روز تک اس عمل کو ورد بنا لے۔ بعد نماز مغرب اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے اور آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں اکتالیس مرتبہ دعا غیبی (نادعلیؑ) پڑھے۔ مسلسل بلاناغہ چالیس روز اس دعا کو پڑھنے کے بعد اللہ جل شانہ سے سجدہ بسجود ہو کر حاجت بیان کرے اور دعا مانگے۔ انشاء اللہ بہت جلد بری صحبت سے نجات حاصل ہو جائے گی اور قلب میں ایمان کی روشنی پھیلنے لگے گی۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



مشکل کشا

ہر مشکل اور پریشانی کے لیے یہ عمل لاثانی ہے۔ لیکن ایمان و یقین کامل ہونا ضروری ہے کسی بھی قسم کی کتنی ہی آفت قسم کی پریشانی ہو، اس عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ کرم کی بارش ہی بارش ہوگی۔

صبح نماز فجر کی نماز میں سنتوں اور فرض کے درمیانی وقفہ میں منہ قبلہ کی طرف کر کے پوری توجہ و یکسوئی سے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں اکتالیس مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھیں۔ جب تک آپ کی مشکل حل نہیں ہو جاتی آپ اس عمل کو جاری رکھیں میرے اللہ رب العزت نے چاہا تو انشاء اللہ آپ کی ہر پریشانی و مشکل معجزانہ طور پر اس طرح حل ہو جائے گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

اس وظیفے کی تلاوت کرنے کے بعد فرض نماز ادا کریں با جماعت۔ اور پھر سجدہ بسجود ہو کر خلوص نیت اور قلب کی سچائی کے ساتھ اللہ جل شانہ سے دعا مانگیں۔ دعا میں کوئی جلد بازی نہ کرے۔ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ انشاء اللہ اگر آپ نے اس طریقے پر پوری طرح عمل کیا تو وسیلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی دعا جلد از جلد بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کرے گی، اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



تسخیر خلائق ، افسران

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی عزت کریں، احترام کریں، اور افسران بالا آپ کے جائز کام میں مدد کریں تو آپ عاجزی اختیار کریں۔ انکساری کو وسیلہ بنائیں۔ اور نماز کی مکمل پابندی کریں۔ ہر وقت ہر لمحہ اللہ جل شانہ سے عاجزی میں رہیں۔ ہر نماز کے بعد استغفار کا ورد رکھیں اور سجدہ بسجود ہو کر دعائیں مانگیں اور آپ کا ایسے جب کسی افسران بالا، حاکم سے کوئی جائز ہو اور وہ اس کام کو کرنے کے لیے راضی نہ ہو کسی بھی طرح اس کام کو کرنے پر آمادہ نہ ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ آپ خود بھی حاکم یا افسران بالا کے روبرو جانے سے گھبرا رہے ہوں، اور آپ کو ڈر ہو کہ آپ کے وہاں جانے سے الٹا آپ کا نقصان نہ ہو جائے۔ یا کسی پر ناجائز مقدمہ بنا دیا گیا ہو اور اسے خوف ہو کہ مقدمہ کا فیصلہ اس کے

خلاف ہو جائے گا۔ ایسی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہے اور آجکل کے اس نفسانفسی کے اور زر پرستی کے دور میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ چونکہ قانون نام کی کوئی چیز ہمارے ملک میں تو ہے نہیں۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والی مثال ہمارے ملک پر عائد ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ رحم و کرم فرمائے۔ صرف ایک ہی ذات ہے جو ہماری مشکلوں کو سنتی ہے اور پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔ میرے پاک پروردگار اللہ جل شانہ ہر انسان کی پریشانی و مشکل کو دور فرمائے۔

آپ اس عمل کو یقین و ایمان کامل کے ساتھ کیجئے۔ انشاء اللہ آپ کی ہر مشکل راحت میں بدل جائے گی۔ نماز فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اور گیارہ سو مرتبہ نا دعلی نہایت توجہ اور یکسوئی کے ساتھ تلاوت کریں اور اس ورد کو جاری رکھتے ہوئے آپ سات یوم کے بعد اپنے وہ کام انجام دے سکتے ہیں جن کے سبب آپ الجھن یا پریشانی میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس عمل کو کرنے کے بعد سجدہ بسجود ہو کر اللہ تعالیٰ سے عاجزی سے دعا کریں۔ انشاء اللہ آپ کے تمام کام سدھر جائیں گے۔ اور مخلوق میں آپ کی عزت ہوگی۔ اگر آپ کو صبح وقت کی قلت ہو تو یہ عمل آپ نماز عشاء کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



کھیل میں کامیابی

آجکل بے شمار کھیل انسان کی تفریح کا باعث ہیں۔ اور ان کھیلوں میں حصہ لینے والا چاہتا ہے کہ وہ کامیاب ہو۔ یقیناً اس کے لیے آپ نے تیاری کی ہوگی اگر آپ صرف اپنے کھیل کی تیاری کرتے رہے ہیں اور اس دوران نماز کی پابندی نہیں کی تو یہ آپ کی بہت بڑی بدبختی ہے۔ مسلمان کا تو یہ فرض ہے کہ وہ ہر جائز کام میں اللہ سے مدد چاہتا ہے اور پروردگار عالم ان کی مدد بھی فرماتا ہے۔ وہ تو غفور و رحیم ہے۔ لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے معبود حقیقی کے احکام پر عمل کریں اور اس کی عبادت کریں۔ سب سے پہلے تو نماز کی پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد اللہ جل شانہ سے اپنی کامیابی کے لیے دعا کریں۔ اور اس عمل کو کریں۔ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ہر روز اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور درمیان میں اکتالیس مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؓ) پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کو ہر کھیل میں کامیابی نصیب ہوگی اور اللہ جل شانہٗ آپ کو اعلیٰ کارکردگی دکھانے کا موقع عطا فرمائیں گے۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

سر میں پانی بھرنا

یہ بھی ایک برا مرض ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر انسان کو اس مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اگر آپ یا کوئی دوسرا شخص اس مرض میں مبتلا ہے تو اسے چاہئے کہ نماز کی پابندی کرے۔ دوسرے شخص کو چاہیے گھر میں سے کوئی فرد جو کہ نماز کا پابند ہو اس عمل کو انجام دے سکتا ہے، جب بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فوری باوضو مریض کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھ کر دم کرے۔ یہ اس وقت تک کرتا رہے جب تک مریض کو مکمل آرام نہ آجائے۔ عمل کے دوران کسی دن ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار نے چاہا تو جلد از جلد افاقہ ہو جائے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ معجزہ سے کم نہیں ہوگا۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



یہ عشق ہے

اکثر حضرات کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی عبادت کو وہ معراج حاصل ہو جائے جسے عشق کہتے ہیں۔ لیکن دوران عبادت شیطان کی عشوہ گری، آلود خیالات ذہن کو پریشان کرتے ہیں۔ اسی سبب عبادت میں توجہ، یکسوئی حاصل نہیں رہتی۔ لیکن یہ خواہش اہل مومن ہی کی ہوتی ہے کہ اس کی عبادت میں یکسوئی ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام اہل ایمان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ وہ عبادت میں یکسوئی و توجہ کی کوشش کرے۔ اگر آپ کے ساتھ اس قسم کی الجھن ہے تو آپ استغفار کا ورد رکھیں چلتے پھرتے جب بھی موقع ملے آپ اس ورد کو جاری رکھیں اور بعد نماز گیارہ مرتبہ دعائے غیبی (نادعلیؑ) کی تلاوت کر کے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

آپ نے اول بھی تین مرتبہ درود شریف پڑھنی ہے اس کے بعد سجدہ بسجود ہو کر دعا مانگیں اور سجدے میں رہنے کا وقفہ آہستہ آہستہ روز بروز بڑھاتے جائیں اور اپنی حاجت اللہ جل شانہ سے بصد عاجزی کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ آہستہ آہستہ عشق کی مسافت میں خود کو ثابت قدم پائیں گے اور شب بیداری کے بھی عادی ہو جائیں گے۔ اللہ ہی حکمت والا قدرت والا ہے۔

ھمہ اقسام امراض

کسی بھی قسم کی بیماری ہو ناد علیؓ ہر امراض کے لیے شفاء کلی ہے۔ ایمان و یقین کامل ہونا ضروری ہے۔ پنج وقت نماز کا پابند ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔ امراض سے شفاء کے لیے بعد نماز عشاء روزانہ گیارہ گیارہ بار اول و آخر درود شریف پڑھیں اور درمیان میں دعائے غیبی (ناد علیؓ) تین سو تیرہ مرتبہ تلاوت کر کے پانی پر دم کریں اگر بارش کا پانی ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ اور مریض کو یہ پانی روزانہ گیارہ یوم تک مندرجہ ذیل الفاظ کے دم کر کے چوبیس گھنٹہ میں پانچ مرتبہ پلائیں۔

اغثنی یا اللہ یا مغیث یا شفائی شفاء کن بحق ناد علیؓ

اور نماز فجر کے بعد زعفران و عرق گلاب اگر مشک مل جائے تو بہتر ہے اگر نہیں مل سکے تو اس کی سیاہی سے ذیل کا نقش کسی سفید پاک کاغذ پر لکھ کر اچھی طرح خوشبو سے معطر کریں اور دعائے غیبی (ناد علیؓ) کو تین سو تیرہ بار پڑھ کر اس تعویز پر دم کریں اور موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ

تعالیٰ اس روحانی عمل کے فیض سے مریض جلد از جلد شفاء پائے گا اور آئندہ ہر بیاری سے اس دعائے غیبی (ناد علی) کی بدولت محفوظ رہے گا۔

یا میکائیلؑ   یا جبرائیلؑ

	۱۲۴۱۲	۱۲۴۱۵	۱۲۴۱۸	۱۲۴۰۵
یا علی یا علی یا علی	۱۲۴۱۷	۱۲۴۰۶	۱۲۴۱۱	۱۲۴۱۶
یا علی یا علی یا علی	۱۲۴۰۷	۱۲۴۲۰	۱۲۴۱۳	۱۲۴۱۰
یا علی یا علی یا علی	۱۲۴۱۴	۱۲۴۰۹	۱۲۴۰۸	۱۲۴۱۹

یا اسرافیلؑ   یا عزرائیلؑ



دفع آسیب

اَن دیکھی مخلوق ہمارے اطراف رہتی ہے۔ لیکن یہ کبھی انسان کو اذیت نہیں دیتی جب تک انسان خود کوئی شرارت نہ کرے۔ جس طرح انسان اچھے برے، نیک و فسادی ہوتے ہیں ان میں بھی ایسی مخلوق پائی جاتی ہے۔ کبھی کبھی انسان ان کے حصار میں پھنس جاتا ہے۔ اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کچھ خبیث قسم کی ارواح ہوتی ہیں جو صرف فساد ہی بپا کرتی ہیں۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے دعائے غیبی (نادعلیؑ) اللہ جل شانہ ہی کی طرف سے مومن کے لیے تحفہ ہی نہیں ہتھیار بھی ہے۔ ایسا ہتھیار جو ان خبیث کو مکمل ختم کر دیتا ہے۔ اگر آپ کسی آسیب کی وجہ سے پریشان ہوں، اذیت میں مبتلا ہوں تو اس سے چھٹکارا حاصل

کرنے کے لیے ذیل کا عمل بہت زوداثر ہے لیکن بات وہی ایمان و یقین کامل کی ہے۔ اگر آپ کا قلب روشن ہے تو آپ اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے لیے آپ باوضو ہو کر تین تین مرتبہ درود شریف اول و آخر پڑھیں اور درمیان میں دعائے غیبی (نادعلیؓ) سترہ مرتبہ، آیت الکرسی ایک مرتبہ، اور چاروں قل شریف سات مرتبہ اور سورہ جن کی ابتدائی آیات مبارکہ سات سات مرتبہ تلاوت کر کے پانی پر دم کریں اور آسیب زدہ کے چہرے پر اس پانی کے چھینٹے ماریں اور جس مکان یا کمرے میں آسیب رہتا ہو اس کے چاروں کونوں میں پانی چھڑک دیں اور مریض کو دن میں تین سے پانچ مرتبہ یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے ہی کرم و فضل سے آسیب سے نجات مل جائے گی اور مصیبت زدہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ جل شانہ حکمت والا قوت والا ہے۔



حفاظت جن و شیطان

یہ عمل ان حضرات کے لیے ہے جو جن و شیاطین، آسیب، بد، پری کے سائے سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ حضرات ان سایوں کے حصار میں ہوں۔ ویسے بھی جب کوئی خوف انسان کے وجود میں سرایت کر جائے تو وہم ہی آسیب بن جاتا ہے اور وہم کا علاج تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ اگر واقعی وہ چاہتے ہیں ان اَن دیکھی مخلوق سے ان کی حفاظت رہے تو نماز کی پابندی کریں۔ احکام الٰہی پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ بلیات و آفات سے

حفاظت کے لیے آپ نماز چاشت کے بعد عرق گلاب و زعفران سے سفید کاغذ پر مندرجہ ذیل نقش بنائیں اور اس نقش پر اکتالیس بار آیت الکرسی، اکتالیس بار دعائے قیبی (نادعلیؑ) اول و آخر درود شریف ۔۔۔۔ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور خوشبو سے معطر کر کے موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تعالی فضلہ رب العزت آپ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ اللہ جل شانہٗ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۶۷۱	۳۶۷۴	۳۶۷۷	۳۶۶۴
۳۶۷۶	۳۶۶۵	۳۶۷۰	۳۶۷۵
۳۶۶۶	۳۶۷۹	۳۶۷۲	۳۶۶۹
۳۶۷۳	۳۶۶۸	۳۶۶۷	۳۶۷۸





خوش بختی کے در کھولنے کیلئے

یہ عمل تنگ دستی دور کرنے اور خوش بختی کے در کھولنے کے لیے فضل خداوندی ہے۔ جو تنگ دست ہو، ذریعہ معاش کے لیے پریشان ہو، اس کے لیے یہ عمل اکسیر و مجرب ہے۔ یہ عمل درود تاج اور نادعلیؓ کی برکتوں و فضل کو سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ خود کو نماز کا پابند کریں اور نماز فجر اور بعد نماز عشاء درود تاج اور ئے غیبی (نادعلیؓ) ایک سو ایک بار ایمان و یقین کامل کے ساتھ پڑھیں۔ اکتالیس یوم بلاناغہ آپ نے اس عمل کو کرنا ہے اور دونوں نقش عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر موم جامہ کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ تین سے گیارہ روز میں ذریعہ معاش کا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن عمل آپ نے پورے اکتالیس روز کرنا ہے ہو سکے تو ہر جمعرات کو کچھ نہ کچھ شرینی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ یا تھوڑا سا خشک آٹا اور چینی ملا کر چینٹیوں کی جگہ پر ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر پریشانی، تنگ دستی دور ہو جائے گی اور خوش بختی کے در کھل جائیں گے۔ اللہ جل شانہ حکمت والا قوت والا ہے۔



نادِ علی کبیر علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَادِ عَلِیًّا مُظْهِرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ اِلَی
اللّٰهِ حَاجَتِیْ وَعَلَیْهِ مُعَوَّلِیْ کُلَّمَا رَمَیْتُ مُتَقَاضِیْ فِی اللّٰهِ یَدُ اللّٰهِ وَ لِیُّ اللّٰهِ
لِیْ اَدْعُوْکَ کُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظَمَتِکَ یَآ اَللّٰهُ بِنُبُوَّتِکَ
یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ
اَدْرِکْنِیْ بِحَقِّ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ
اَعْدَآئِکَ بَرِیٌٔ بَرِیٌٔ اَللّٰهُ صَمَدِیْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَا
اَبَاالْغَیْثِ اَغِثْنِیْ یَاعَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ یَاقَاهِرَ الْعَدُوِّ یَا وَالِیَ الْوَلِیِّ یَامُظْهِرَ
الْعَجَآئِبِ یَامُرْتَضٰی عَلِیُّ یَاقَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَ الْقَهْرُ فِیْ قَهْرِ قَهْرِکَ
یَاقَهَّارُ یَاذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهْلِکُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِیُّ
الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ یَا اَرْحَمَ
الْمَسَاکِیْنَ اِرْحَمْنِیْ یَاعَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ یَاعَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَمَنِّکَ
وَجُوْدِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

اس دعا کی فضیلت بیش بہا ہے یہاں حرف حرف عاجزئ قلم ہے۔ کسی بھی قسم کی مشکل، مہم درپیش ہو، سات مرتبہ پڑھئے، مال وزر کے لیے روزانہ اکیس بار، ادائے قرض کے لیے پندرہ بار، کسی بھی آفیسر یا حاکم کے پاس جانے سے پہلے تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ دنیاوی آفات

و بلیات سے حفاظت کے لیے اس دعا کو زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھیں، لیکن پڑھتے وقت اول و آخر درود شریف ضرور پڑھیں۔ اللہ ہی حکمت والا قوت والا ہے۔



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

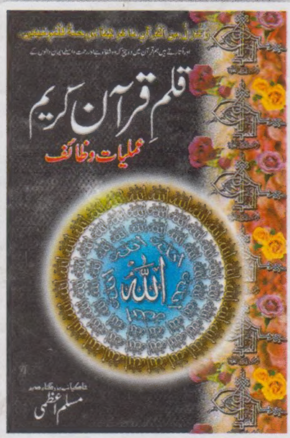
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی

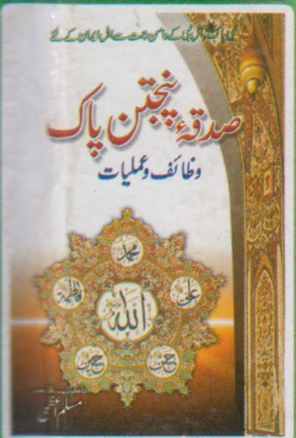
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

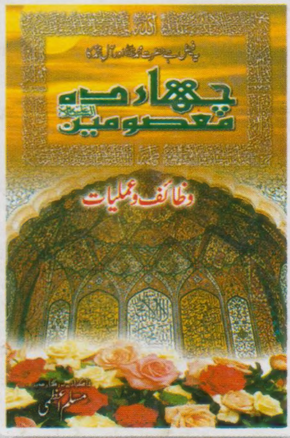
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

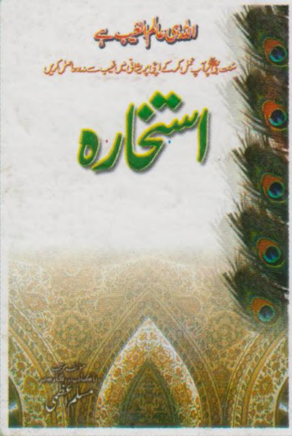
علمی و مُفید کتابیں

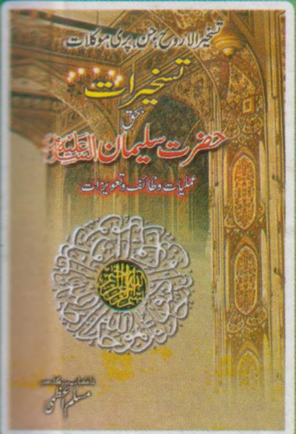


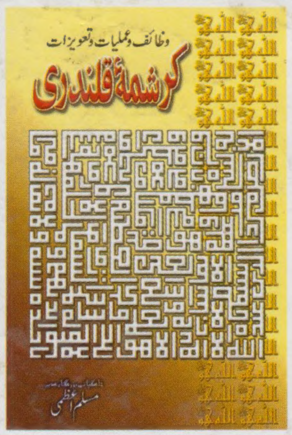


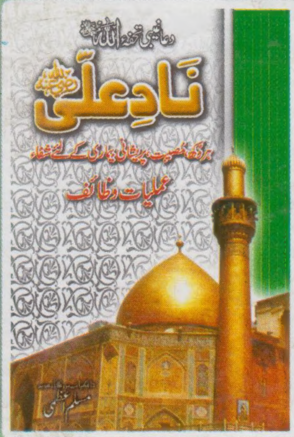


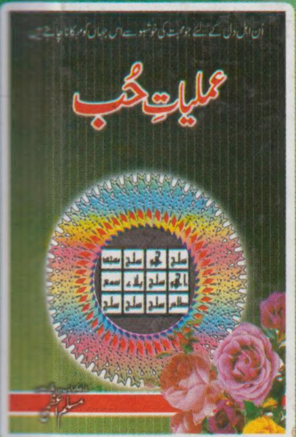












لبیک پبلیکیشنز کراچی